ما شاء الله لا قوة الا بالله

داستان ... منظوم مولوی محمد ... صاحب ...

قصه هزار ...

در شهر جمادی الاول سنه ... هجری نبوی مطابق ماه اگست سنه ...

در مطبع محمدی واقع دهلی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ دفتر دوسرا ہی بحر حقیقت کا اور نام اسکا گلزار ابراہیمی ہی اسمین بطور
قصہ ہی عاشق ہونیکا ادہم کی اوپر دختر بادشاہ بلخ کی اور انکا الیف
اور محنت اونکی عشق مین بادشاہزادیکی اور مرجانا بادشاہزادیکا
بیمار ہوکر اور بعد مرنیکی قبر مین سی نکال لیجانا ادہم کا لاش کو پہر آگے
عشق مین اوسکے پہر زندہ ہونا اوس کا اور نکاح ہونا ادہم کا اوس
شاہزادیسی اور پیدا ہونا حضرت ابراہیم کا اوس دختر سی اور واقف
ہونا بادشاہ بلخ کو حال زیست دختر کا اور لانا بیٹی کو اور اسکے بیٹے کو
اپنی گھر اور بعد بلوغ کی ولیعہد کرنا ابراہیم کو سلطنت پر اپنی جا
اور ترک کرنا بادشاہی کا اور درویش ہونا اونکا یہہ قصہ ظاہر مین بطور

امی و استاد جبرئیل امین ‖ ناسخ احکام شرع سابقین

نام اوسکا ہی دو ہی پر لا ‖ احمد مرسل محمد مصطفے

دمبدم اوسپر درود و صد سلام ‖ پہونچی اس عاجز کا تحفہ با دوام

اوسکی تیغ حکم و ہیبت نی کیا ‖ سر کو کفر و شرک کی تن سی جدا

ایسی ایسی کین تدابیر حسن ‖ بت پرستونکو بنایا بت شکن

بت پرست و گبر و ترسا و یہود ‖ کافر و مغ ملحد و قوم یہود

سبکو آہستہ بتدبیر متین ‖ لائی وعظ و پند سی بر راہ دین

جسنی کی کہنی کو اونکی پیروی ‖ ہوگیا بیشک وہی کامل ولی

جسم ایمان ہی محمد مصطفے ‖ عنصر اوسکی چار یار مجتبے

جانفشانی سی ہوا اونکی تو ‖ شرق سی لی غرب تک دین نبی

دوست ایسی جو کہ ہو صدیق سا ‖ دل ہوا اوسکا منزل صدق و صفا

جان ودی ایسی ہو عمر سا ہوشیار ‖ ہووہ منظور جناب کردگار

جب ذی النورین سا ہووی لیکن اگر ‖ ہووہ دل خورشید سی رخشندہ تر

صدق دیسی لی اگر نام علی ‖ کافر صد سالہ بہی ہووی ولی

ہو مفصل انکا گر معلوم حال ‖ اور آوی اونکی کوشش کا خیال

وہ ہین سبکی پیشوا و مقتدا

فاطمہ بنت رقیہ ...

ام کلثوم ایکی ہین بیٹیان ...

دامن اونکا آگیا ہی جسکی ہاتھہ / کفر کی طوفان سی پائی ہی نجات

جنکو پیغمبر کہی خیر القرون / اونکو تو منسوس سمجھا ہی کون

گر یہ اوسی ہین تو بہتر کون ہے / گر وہ بیدین ہین تو بہتر کون

سقف ایمان کی ہین وہ محکم ستون / اس سبب وہ قرن ہی خیر القرون

گو کری صدہا برس چلہ کشی / کفش پا کو اونکی کب پہنچی کوئی

بالیقین اصحاب کی ہی خاک پا / توتیا ہی دیدہ ہای اولیا

تہا نبی کی اونپہ صحبت کا اثر / جسم اونکا روح سی ہی پاک تر

کر چکا مین یہہ بلاغ لیس بیر / آگی اس سی تجھکو کچھ قدرت نہین

خالق تاثیر ہی پروردگار / خلق مین مجھکو نہین کچھ اختیار

ہان مگر تاثیر دی تجھمین خدا / دلمین تیری ہو اثر اس وعظ کا

سبب تالیف کتاب کا

گوشہ خلوت مین کرکی بند باب / ایکدن کرتا تہا مین سیر کتاب

شوق دیکھی باہزاران التہاب / دیکھتا تہا مین کتاب اقتباس

اوسمین ہی مسطور حال انبیا / من وعن تفصیل مین سی کہا

حال پیدایش کا ابوالبشر کی / دیکھکر مجھکو عجب حیرت ہوئے

٨

حسن کی اپنی دکہا کر آب و تاب
عاشقوں کا دل کیا غم سی کباب

ہمسی طغیانی و فسق و سرکشی
اوس بندہ پروری ہوتی رہی

فہم سی برتر ہی اوسکا کاروبار
نیک و بد پر ہی اوسیکو اختیار

ملحد و مغ بت پرست و بت تراش
گبر و ترسا و جہود و بدمعاش

سب سی ربط آشنائی ہی اوسی
ولیکن ہر ایک کرسائی ہی اوسی

دوستونسی گاہ ہو بیگانگی
دشمنونسی ہو کبہی ہم خانگی

دوستون کو دربدر رسوا کری
دشمنونکا جو کہین کہنا کری

کعبہ مین پیدا کری زندیق کو
لا دی بتخانہ سی وہ صدیق کو

عالم و فاضل ہو شیطان لعین
امی مطلق ہو خیر المرسلین

بلعم و باعور کو دوزخ ملی
جبتنی ساحر نہین فرعون کے

چاہ بابل مین معذب ہو ملک
ہو مقام زہرہ بالای فلک

پشہ دی نمرود کو فا حسن شکست
باد صرصر سی ہو قوم عاد پست

زوجۂ فرعون ہو وی طاہرہ
اہلیہ لوط نبی کی کافرہ

پرورندہ جسکا ہو روح الامین
ہو وہ گوسالہ پرست و بی یقین

زادہ از خلیل اللہ ہو
اور کنعان نوح کا گمراہ ہو

اور اپنا کام دل پاوی یزید
ہو حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر
دشمنان حق کو ہو یون کروفر
عقل سے کہ ہر سر خدا ہی چہی پہری
فہم سی باہم خدا ہی ہی پہری
کچہ نہین دم مارنیکا ہی مقام

قطرۂ ناپاک سے پیدا کرم
آپ سی ظاہر کری رخشان ہم
خاک سی پیدا کری زندہ دل جوشندہ دل
عقل بنزلی کہان پہنچی نادان
عقل و دانش کا کرم تو پہنچی کاروان
پہنچی کب حکمت کو تیری عقل کا

ریگ سے پیدا کرے الماس کو
سنگ سے تابش میں تجھ سی کی لعل

آگ سے پیدا سمندر کو کرے
طعمہ جاندار اجگر کو کرے

ختم تجھ پر ہو گئی صنعتگری
ہے ہر اک بہتر سے تجھکو برتری

یہہ معاذ اللہ میں کیا کہا
ہو گئی مجھسے بڑی فاحش خطا

برتری کسکو ہے اوسکی ساتھ
بہتری کرنیکا دعوی ہے کسے

بہتری و برتری سب ہیچ یہاں
اوسکی آگے ذکر سکا ہی کہاں

برتر و نکا چاک ہوتا ہے جگر
آب زہرہ بہتر و نکا ہے سر

ہے یہاں جو بہترین برتران
کمترین کمتران ہے وہ یہاں

روز میں ہے جنکا آوازہ بلند
اوسکی آگے ہیں ذلیل و مستمند

ہیچ با این عظمت و آب و تاب
ہے تری دریاے قدرت کا حباب

نیکی ہا ہے سے ہر اک شی با طاہر
تیری یکتائی پہ بیشک ہے گواہ

تیری لایق کو نہیں میری ثنا
میں عبودیت کو لاتا ہوں بجا

بیان اپنے عجز اور قصور کا اور نہ ہو سکنا حمد رب غفور کا

تو ہی میری حمد کو مقبول کر
کر نہ عیب و نقص پہ اسکی نظر

[illegible]

گر کرے طوطی لسانی تو عطا — حمد کی مضمون ہوں مجنے ادا
تجھ پہ روشن ہیں مضامیں جو کہ لے — کہنیچا ہی کلک آب بجا چلے
یعنی وہ پوشیدہ کہی سینہ میں راز — سو ہی یہہ گوہر اسی گنجینہ راز

مناجات جناب الہی مین

یا الہی یا الہی یا الہ — مین ہوں تیرا اسندہ بید نگاہ
پہنچوں تجہ تک مجہمین ہمت نہیں — دور ہوں تو طاقت فرقت نہیں
گر بیان اپنی کروں میں بیکلی — فاش ہا اپنا کروں راز دلی
تو وہ گستاخی و بیباکی ہی — چپ رہوں تو جا ہو عشق تباہ
عالم برزخ میں ہو حیرت پیر — جانکو میری نہیں اک لحظہ چین
زندگانی ہی میری جنجال — بی حضوری تیری ہی ذو الجلال
ہی نفس ہر اک تفنگ جان ستان — ہی سر موی مژہ نوک سنان
بی تری دیکہوں نوبت کیا دیکہوں بہلا — بی تری بولوں تو کیا بولوں بتا
نیند تن ہی مجکو بند آہنی — جسکے کڑیاں نخوت و کبر و منی
طمع و حرص و بخل و حب مال و جاہ — عجب و پندار و ریا ہیں یا الہ

۵

٦

حسن

بال شفقت پر اوٹھا کی لیجلی — طوف کعبہ کو اوڑا کر لیجلے

جسکو تو بیرنج چاہی نجدی — جس سی چاہی گنج لیکر رنج

ہین تری مخلوق دونون رنج و گنج — ہین تری قبضی مین یارب سب

رنج محرومی کو میری دور کر — گنج عرفان سی مجھی معمور کر

رنج ہجوری مین جی ہی مبتلا — راہ اپنی تو مجھی یارب بتا

تو ہی مرشد تو ہی ہم دی ہو مرا — دیو غول نفس سی مجکو بچا

غرق بحر معصیت ہون آہ آہ — انتظار معرفت ہون آہ آہ

مین ذلیل و خوار زار و مستمند — عاجز و مسکین ذبون و ناتوان

تو غنی و مغنی و عاجز نواز — بادشاہ ذو الجلال و کامساز

باسط رزاق و ستار و عیوب — قاضی و حاجات و غفار ذنوب

بدتر و نسی جو کہ بدتر ہین یہان — مجسی درجی ہین بہتر سب

جس سی بدتر اس جہان مین کچھ نہیں — اوس سی سو درجی ہون بدتر

لطف سی کر دی مجھی یارب حسن — ہون میری بدکان یکسر

تا مسمی سی مطابق اسم ہو — اپنی معنو کی موافق اسم ہو

لفظ بد کی ہون اگر معنی حسن — ہی حسن وہ بلکہ حسن بی حسن

اسکو گنج باد اور جان تو | مخزن یاقوت و گوہر جان تو
ہی نگار زار ہین یہ مثنوی | مغز معنی سی ہی ہین یہ مثنوی
پیر و مرشد یہ مری گفتار ہے | کاش سمجھی کوی اسکی مغز کو
راز معنی کو کیا ہے نی بیان | قصی کی پردہ مین ای فسانہ خوان
تو بھی اس مغز معانی کو پہنچا | غور کر رمز نہانی کو پہنچ
گوش دلکو کھول تو ای بیخبر | تاکہ ان باتونکا دلپر ہو اثر
تا ہنو برباد میری جانکہنی | لغو ہی بنیاد میری جانکہنی
کہینچکر تکلیف و رنج میں بیان | مین نی لکھی ہین اسرار نہان
سمجھی تو دل سی گر اسکا عا | ہو یہی بس رہبر راہ خدا

آغاز داستان عشق ادہم کا دختر شاہ بلخ پہ اور رنج تکلیف کہینچنے اور اونکی حال مضطر ہو جانا بادشاہ کا باغ دلکشا مین جانا شاہزادہ کا سیر باغ کو

عشق کی ہر دم رہی ایک شان | عشق ہی حقیقی گر مرآت جان

ای جہان پر فتنہ غوغای عشق
ہا اسیر عشق از دو جہان
ہا خراب عشق آباد جہان
عاشقونکو عشق سی ای نا...
دو جہان مین ہی بلند...
گرنہ ہی عشق...

خاکساری مین بہی ہی اوسپر بہار
فقرکیشہ مثل سرو جویبار
تہا ہویدا اوسمین ہی ہی اوسکا جمال
گرچہ تہا ظاہر مین وہ شوریدہ حال
الفت و دلبستگی رکہتا بہت
تہا زبس شیدائی حسن اسنا وہ مرد صفا
عاشق طلعت نمک تہا نونہال
مائل چہرہ حسین خصلت با جمال
تہا جو ہر گلرو کریم و پارسا
[illegible] و بیوفا

تہا بدن اوسکا جو اک شیشہ مثال
خاک سی دونا ہو حسن و جمال
شوق پیاسی ہی ہتا اوسکو کمال
سیر اطراف و جوہت کا خیال
قایم اللیل اور دنکو روزہ دار

عشق کی کیا کیا کشایش ہے پدید
عشق ہی ہر قفل مشکل کی کلید

ہی زمین سی آسمان تک یکجہان
فتنہ و غوغای عشق عاشقان

کوئی جنس سافل و عالی نہین
عاشقی و عشق سی خالی نہین

عشق کی مے سی ہی ہر ہشیار مست
نشاء الفت سی ہی ہر جاندار مست

یا حقیقین ہر ملایک بالدوام
غرق ہی بحر محبت مین مدام

عشق کی یارب عجب ہی وہ شراب
جس سی ہون دل و جگر جلکر کباب

خاک ہو جسم چنہ راز آخر خون
جسم کا باقی نہو نام و نشان

کارگاہ عشق مین ہر ایک شاہ
کم ادنی سو سی بی اشتباہ

تجہسی مین کہتا ہون کہ قصہ عجیب
خوب دلچسپ و نہایت ہی غریب

گرم ہو سنکر جسکی افسردہ دل
چاق اور چوبند ہو ہر مردہ دل

پیر صد سالہ بہی ہووی نوجوان
ہو دل افسردہ باغ و بوستان

عشق کی معلوم ہووی شور سی
تو ہی سمجہی اوسکی خنگ رنگ کی

یہہ روایت راویون نی ہی لکہی
یون ہوئی پیدایش ہر ہم سکی

باپ انکا تہا فقیر بی نوا
ادہم اوسن ویش حق کا نام تہا

ایک سن و سالین تہا نوجوان
وضع خوب و متقی و نکتہ دان

[illegible]

اختلاط خلق ہی مانند سم | ہو سکی تجھسی تو کر کچھہ اسکو کم
تو سمجھتا ہی اوسی آب حیات | کب خوش آئی تجھکو تنہائی کی بات
گرم سرگین خوار کی آگی نہین | لذت حلوا و قند و انگبین
ذہن مین اوسکی یہی ہی کی بحر | وہ نجاست نعمتون پر فوق تر
تو جو کثرت مین ہوا ہی مبتلا | کب ملی خلوت مین تجھکو ذائقا
تیرگی کثرت کی ہو جب دلسی دور | خود بخود تو ہووی ہر اک سی نفور
تو اسکو سمجھی عروس غمگسار | جانی وحدت کو کہ ہی زیبا نگار
چھوڑ اس کثرت کو تو وحدت مین آ | چکھہ ذرا تو بحر وحدت کا مزا
بحر وحدت کا اگر ہو موجزن | آپ تو کثرت کا پھر ہو بیخ کن
اوسکو تنہائی مین تہا ذوق لقا | رہتا تہا جنگل مین وہ مرد خدا
بسکہ کرتا تہا ریاضت وہ کمال | تہا طبیعت پر بہت اوسکی جلال
سیر کرتی کرتی وہ عنقا جوان | بلجمین ایکروز آیا ناگہان
دیکہکر جپا و بجا کی فضا | متصل اوس شہر کی تہی لگا
دور آبادی سی جاہی ارجمند | کی اقامت کی لئی اپنی پسند
سیر کرنیکی لئی وہ بی پناہ | شہر کی اندر بہی آتا گاہ گاہ

اور پیادی بیحد و بیعد سوار *
سیکڑون حاضر غلام ماہرو
دستابستہ صف کشیدہ سو بسو
غرق لعل و زر مین از پا تا بفرق
زرق برق ایسی کہ خیرہ ہو نظر
اتفاقا ہو گیا ہی ...

کچھ دکھاہی ایسی شیرین کی پھبن | ہوگیا بیجان جس سی کوہکن
وامق وعذرا کو دی پیوستگی | ہیر کی رانجھی سی کی وابستگی
جا ہی پیدا ہو لمین درد وغم | رغبت دنیا ہو تا کچھ دلسی کم
عشق ہی قطع علایق مین مگر | تیغ بران سی زیادہ تیز تر
ہی ہر اک سچا گرفتار بلا | بند ہر ہر جز پہ ہین بی انتہا
دام مین حرص و ہوا کی ہی اسیر | بند آہن سی ہین وہ محکم دو چند
کٹ سکین وہ بند کب جز تیغ عشق | محو کب وہ داغ ہون جز مسیح عشق
گرچہ ہی عشق حقیقی کیمیا | ہی مجازی بھی ولیکن کام کا
ظاہری کرتا ہی آخر انتقال | عشق باطن کیطرف ہی قیل و قال
گر حقیقی ہو تو پھر کیا بات ہی | ظاہرین پھر تلف اوقات ہی
اصلی لیکن مجازی ہی بھلا | تا حقیقی کا ملی اوسکی پتا
جو ہوا عشق خدا سی بہرہ ور | ہی وہ شاہ دوجہان بحر و بر
کفر ہو گی عشق سی کیا ہی فکار | دل لگا اوسپر کہ جو ہو پایدار
بت پرستی چھوڑ ہو مشغول کار | بت ہی جو ہو جز حق پروردگار
یار و فرزند و برادر اقربا | ہین یہ سب اک لغ حب خدا

الٰہی معرفت کا دے وہ جام ...
جب سے ...

مناجات بجناب الٰہی

[illegible]

عشق سے جسکے لیے جوش و خروش	اور رہتی ہین برق طپانکی دلہوش
کہربا کہہ آہن و آہن ربا	عشق وہ شی ہے کہ دے سبکو لا
ماسوی دلبر کی جو آوے نظر	عشق کردے خاک اوسکو ہونا کر
یہہ زمین و آسمان سے آسیا	بیچ مین جو انکے آیا سو پسا
یہہ زمین ہے سنگ زیرین جا بگیر	اور گردان سنگ بالا چرخ پیر
دانہ خردل ہے یہہ خلقت تمام	انکو دلتا ہے یہہ عالم صبح شام
اسیا مین وانکی کو راحت کہان	عیش و عشرت خندہ و فرحت کہان
اسلئے جو دل ہے عشق چاک ہے	نیم بسمل بستہ فتراک ہے
مال و دولت ہو زیادہ جسقدر	ہو تجہے اوتنا ہی زاید درد سر
مال و ملک و دولت و جاہ و جلال	جسقدر بڑہتی ہین بڑہتا ہے ملال
خلق جسکو جانتی ہے بادشاہ	وہ زیادہ سب سے ہے غم مین تباہ
تیر غم کا ہے نشانا اوسکا دل	سو بلا مین مبتلا و مضمحل
اوسکی سر پر سیکڑون خلقت کا ہے بار	سیکڑون غمسے ہے دل اوسکا فگار
کوئی دنیا مین نہین ایسا بشر	درد و غم سے جو نہو خستہ جگر
کر عطا یارب مجہے وہ جام عشق	عالم ہستی مین ہو انجام عشق

١٥

[illegible]

من پی کی مشتاق ہیا باغ / پہر تو ہی ہی کہوٹکی ...

پونہچا ادہم کا اوس باغ مین جہان شاہزادی سیر کرتی تہی اور روکنا اور پہر کنا دربانونکا اندر جانی سی اور مار کر ہٹا دینا ادہم کو دوسنہ باغ سی

ولپہ ادہم سکے ہوا ایسا قلق	ننگ سی جیسی ہو نکلی بخت فوت
ارغوانی رنگ جو تہا چہپا	دم کی دم مین زعفرانی ہوگیا
وحشیونکی طرح کرتا تہا نظر	دم مین اودہر اور ایکدم ادہر
نثار الفت سی تہا وہ کو بکو	ہی کشش دلکی ہی اوسکی چار سو
سنبلستان عشق کی سنگ نار	درد و سوزان سکی ستی مین پار
عشق بارہی عجب درطلسم	عکس کردیتا ہی ہر شی کا ام
عیش کو بیش اور عشرت کو غم	درد کو درد اور غم کو خرمی
رنج و گنج اور الم کو نو بہار	آہ سرد خواب ل کو جو بیار
متصل اوس باغ کی پہنچا گدا	جسمین تہی وہ رشک سرو لولوفزا

بیخودی سے جب ذرا ہوتی ہے سلجھتی دلسی یون کہنی لگا وہ تشنہ تیر

جھکو کرتی ہین ہزارون وسوسے مضطرب کیون ہیلی ہی تنہا بے نظیر

منزل مقصود تو ہی دور تر چست اور چالاک ہو سستی نکر

عشق کا ہی دور تر اہل مقام اور تیرا اسمین ہی پہلا ہی کام

خون دلسی اپنی کر پہلی وضو جب قدم رکہہ اسمین ہی فرخندہ خو

سنلے مجھسے بات ایک درویش کے عاجزو دلخستہ و دلریش کے

حکایت عشق فقیر کی بیچ شاہزادی چین اور قتل کرنا شہزادیکا فقیر کو غصی مین آکر

تہا ختن کی بادشہ کا ایک پسر زہرہ سیما خوبرو رشک قمر

شوخ و شنگول آفت جان و دل ذات جس بہون بت چین چگل

گلشن خوبی مین وہ سرو روان جسکے بازار کا نقد گران

شکل او سکی پری پیکر حور قدرت حق کی کیا اوسمین ظہور

جعد مشکین اوسکی دام عنبرین پہنس رہی اوسمین ہزارون عنبرین

دیکھکر اوس ماہرو کو ایک فقیر ہوگیا دام محبت مین اسیر

حال تو چھوڑ دیکھ اوسکا مال — تا نہووی ہی شرمی جسکا وبال
دیکھتی ہین مرد حق پایان کار — مرد اول ہین ہین سب سوا خوار
تنگی دنیا کی بہی ہی مستعار — آخرت عقبی ہی سی ہی تجکو کار
گرچہ ہی یہ کام ای فرخندہ خو — آخرش مین جس سی ہووے سرخرو
بسکہ وہ درویش از خود رفتہ تہا — منع سی وہ چند عشق اوسکا ہوا
عاشق مسکین کو کیونکر صبر ہو — تاب کب لاوی دل بیتاب جو
عشق کا ہوتا ہی جسدم جلوہ گر — عقل کوسون بہاگتی ہی دور تر
حاسدون نے بہی کیا دہونکو تیز — عاقبت کی اوس نی راہ گریز
شاہزادی پر کیا پایان کار — راز عشاق ون نی اوسکا آشکار
اسطرح اوسکو دلائی غم و ننگ — جس سی آتش ہوگئی وہ شوخ شنگ
تند باتین سنکی وہ پیا ہوا — غصے مین ایسا وبگولا ہو گیا
لی تامل کہدیا جلاد کو — قتل کر اس بیدل ناشاد کو
ہی یہی کردار کی اسکے سزا — جو مجھی رسوا زمانی مین کیا
ہو نہ رنگین خون مین جبتک زمین — یا وہ گوہی سی وہ بچنی کا نہین
بسکہ تہا غصی کا شہزادی کو جوش — عذر خواہی سی ہوئی کی خلقت خموش

کر دیا لوحِ زمین پہ یک قلم — نام شہزادی کا لوہو سی رقم
چرخ بوقلمون نی اس سی عجیب — نقش ایک ظاہر کیا ہی ای حبیب
کاٹا سر خنجر سی جب درویش کا — اوس فقیر خستہ دلریش کا
گوئی کی مانند سر غلطان ہوا — لوٹتا پہرتا رہا وہ جا بجا
تہی کہڑی او سجا پہ جو خلق خدا — گرد اونکی حلقہ زن وہ سر ہوا
ہوکی قربان گرد اونکی سات بار — دیکہکر سبکو بچشم اشکبار
خون چکان آخر زمین پر لوٹتا — شہر کی جانب وان وہ سر ہوا
پیچہی پیچہی خلق با خیل سپاہ — آگی آگی سر روان با درد وآہ
دیکہکر یہہ طرفہ نادر ماجرا — جو وہان حاضر تہا وہ حیران تہا
رفتہ رفتہ پہنچا شہ کی گہر بار — جب تو خلقت کی اوڑی ہوش حواس
جسمین بیتا تہا وہ بیمار ہجر — رفتہ رفتہ آخرش پہنچا وہ سر
بادشہ سنتی ہی اس احوال کو — آپ آیا سر کی استقبال کو
یا نہ بان حال کہتا تہا وہ سر — ہو گئی مشتاق وصال سیمبر
گوئی سا پہرتا تہا سر جو بسو — شاہزادی کی فقط تہی جستجو
چشم سی عبرت کی شہ کی نظر — اوس فقیر کشتہ شہزادہ پر

تہا مرو ہان ایک خانقاہ اسکا بنا
کر دو مرقد کی مکان و نغزا
وقف باری کر دیا بیرون در
آخرش پہر اوسی پانی مین وہر
انکی سی لپٹے دیا تا لا
دہو دیا آب انک سی عشق و سکو دیا بہا
اشکار و یا غم مین اوسکی سر کا ہو
کہ بدی سی کم سوء الظن کو کرو تو اختیار
دور رہ اہل و کی بار و کار

دنیا کو آخر چہوڑ کر
اوس مرقد پہ وہ بیا بسر
سر کیا جب راہ دلبر مین فدا
وصل پیت معشوق کا اوسکو ہوا
ایک سر کیا ہی ہزارون ہو فدا

۲۰

دیکھکر یہہ حال وہ جان جہان — اسقدر رویا کہ یا رب الامان
اپنی اس حرکت سی وہ نادم ہوا — سو دکیا جب تیرہ سی چھٹ گیا
ابتدا مین سوچتا ہی سود مند — حرف بیجا سی کر اول لب کو بند
دلمین کر تجویز پہر لب کو وا — تا دیال جان ہو تیرا کہا
ہی زبان تیری کلید قفل دل — وہ نکہ تا حشر مین ہو منفعل
توڑنا شیشہ ہی سہل اے تیز خصال — لیک پہر جوڑنی ہی اسکا محال
بازرہ اول گنہ سی اے جوان — تا ہو آخر کو تو خوار جہان
گرچہ توبہ ہیش خدا مقبول ہے — گنہ اوسکی لیک بن مجہول ہے
جو ندامت چاہی توبہ مین یار — وہ نہین ہر وقت ہوتی آشکار
وہ ندامت تیری قابو مین نہین — چاہ کی اندر نکر امیر و دین
اس بہروسی پر نکر ہرگز گناہ — بخشدیگا جرم توبہ سی الہ
چاہیی توبہ مین جو صدق یقین — تیری دلمین لاکہو ان حصہ نہین
نہر بہی پاس ہو تریاق گو — اگ سی بچ گرچہ پانی پاس ہو
گرچہ علم انداز ہو سیکہان تو — ہو نہ ہرگز شیر نرکی دید و
پیرنا آتا ہو گر تجہکو ہزار — قعر جیحون مین ولی غوطہ نمار

۲۱

شاہ والا جاہ کا پا کر پتہ

…ن یہ ہر اک کی ہی پوشاک تر	ارض صحرا رشک صد افلاک ہی
…با دل پر درد و گریان زار زار	پیچہی اوسکی ہولیا وہ دلفگار
…گہر مین جب داخل ہوی شکر قمر	رہگیا ادہر کہڑا بیرون در
…قفل آہنی کے ہو چکا رہا	سر کو دیوار و نسی ٹکراتا رہا
…پوچہا دربانو نسی یہہ جا بجہان	کوئی کچہ مجکو دو اسکا نشان
…رحم ہد کر کی میری حال پر	نام سی اوسکی مجہی دیجی خبر
…تا کرون اوس نام کو ورد زبان	پر شکر ہوتا میرا کام و دہان
…بولی دربان اے فقیر خستہ جان	ہی یہہ لڑکی دختر شاہ زمان
…اس خیال خام سی اپنی گذر	تا نہو سہات کی شہ کو خبر
…بادشہ کا غصہ ہی قہر خدا	اس سی ڈر لازم ہی پہر دگدا
…پوچہا اسنی ہی کہان وہ بادشاہ	جسکی دختر ہی یہہ شک مہر و ماہ
…ذوق افزا ہی کہان مجلس گہہ	تا کہ کردن اداب مین اوس شاہ کو
…تہی ایکدن مقرر تہا وہان	بیٹہتا تہا بر ملا شاہ جہان
…عام جا نشو نکو تہا میر و گدا	جو کوئی چاہی وہان آدی چلا
…جسکو جسکی ہاتہہ سی تکلیف ہو	برملا ظاہر کری اوس ظلم کو

جلد تر ہی اسکی غرض مطلب جو کہ ہی

۳۳

یہ حکایت سنکی اوسی ادہم نی کہا ... ترشیر ہوا ہو گئی وقت
بادشہ کی حال پر ... وزیر ہی ... مخفی عاشق نی
بعدازان پوچھا بیان کر مدعا ... طریق سلطنت ہم الانام

کر عطا جو شی اسی مطلوب ہو | گو کہ وہ کیسی نفیس و خوب ...
رد نکرنا چاہئی اسکا سوال | کیونکہ لا تہنر ہی قول فی العجلا...
مالک افلاک و دارای جہات | رد نہین کرتا سوال عاجزان
دیر ہو تیری دعا مین گر کہنیر | وہ توقف خالی از حکمت نہین
ہو اگر وہ شی تری حق مین بہت | رد ہی اوسکا سوال جانتی ہی فر...
بہتر اوس سی دیگا رب العالمین | یعنی چاہی سم قاتل انگبین
لیک کب ہو سکتی ہی عقل بشر | عقل کل کے فہم سی ہی ہیولا
جوش خون گر طفل کو ہو بیشتر | فہم کی دینی سی ہی اوسکا...
طفل گو رو رو کی مانگی انبیت | باپ حنظل کے سوا دیتا نہیں
کیونکہ معلوم اوسکو ہی اوسکا ضرر | طفل ہے نفع زیانسی بیخبر
تو تو ہی جو یاہی مال سیم و زر | اوسکی اندر ہی تیری جان کا...
تو حماقت سی کیا جا ہی سوال | اور وہ ہی حق بیان اسکا...
اسلئی کرتا ہی رد اوسکو خدا | تا نہو تو سو بلا مین مبتلا
جانتا بہتر ہی وہ رد و قبول | اوسکی دیتی تو نہو ہی...
سنتی ہی جھٹ پٹ وزیر باوفا | بادشہ کی حکم کو لایا بجا

تو کہ غصہ کا نہایت جوش تھا | رعب سے سب کی اڑا تھا ہوش تھا
روکنا غصہ کا ہے مردوں کا کام | کاظمین غیظ کب ہوتے عوام
پارۂ نار جہنم ہے غضب | سرد ہووے مومن کامل کے جب
غصہ کو تو دل کی اندر جذب کر | تنگ دل تا جلدی اوس سے ہو بدر
دل ہی دل میں اپنے کہتا تھا وزیر | ہے بڑا بیباک یہ مرد فقیر
بینوائی میں ہی یہ کبر و منی | ہے یہ بیشک لایق گردن زدنی
بعد ساعت کی کہا شہ نی کہ ہاں | عرض کر حال فقیر خستہ جان
کیا کہا ہے کیا کیا اوسنے سوال | کر بیان مجھسے مفصل اسکا حال
سنکے یہ بولا وزیر خوش خصال | عرض کی قابل نہیں اسکا سوال
جو کہا ہے اوسنے ای شاہ زمن | میں نہیں کہہ سکتا ہرگز وہ سخن
طبع کو سننے سے جسکی رنج ہو | عرض ای شہ کیا کروں ایسا کو
سینہ مردم ہے صندوق کی پھر | ہے زبان منہ میں کلید خیر و شر
بات کوئی دیتی ہے آتش لگا | اک سخن ہوتا ہے ویسی بہا
ہے زبان تیری کلید سر غیب | لفظ ایسا تو نہ کہہ جسمیں ہو عیب
ملتئم ہوتے ہیں جراحات سنان | اچھا ہوتا ہی نہیں زخم زبان

عجب سیر ہو جو صنا دلق سی
ہیبت حق ہی نہیں یہ جلوہ گیا

آدمی تہنا غیب سی سب ابنیا
بادشاہ ہو سکو مطیع اپنا کیا

مرد حق تہنا نہیں اہی گمان
وہ نہان رکہتا ہی فوج بیکران

حفظ حق ہر وقت ہی اوسکا معین
جابر و ظالم سی اوسکو ڈر نہین

اہل اہین سب یو لوکی بادشاہ
کو کہ ظاہر مین ہوں حال تباہ

حال ظاہر پر نکر ہرگز نظر
معنی ہین لفظوکی اندر غور کر

بسکہ معنی رکہتی ہتی چوب عصا
لشکر فرعون کو غارت کیا

شہ کی پو چہا باآدب درویش سی
کر بیان جو کچہ تمنا ہی تجہے

کیا ہی وہ راز نہانی ای فقیر
جسکو سنکر ہوگیا سہم وزیر

جب کہا اوسنی ای شاہ زمان
دو مہینی سی ہو چکیں وارد یہان

بندہ عاجز ہوں مسکین ضعیف
کمتر از خار خس و مور ضعیف

عین فی دنیا دیکہکر ناپایدار
کی ہی اول سی فقیری اختیار

شہر مین آیا تہا بہر سیر آج
دلکی بہلانیکو ناخوش ہو مزاج

بادشہ زادی محافی مین سوار
پاس سی گذری میری ای نامدار

قدرت حق سی چلی ایسی ہوا
اوس محافی کا دیا پردہ اوٹہا

عار دنیا کی ہی سدا ہچھے — کھو رہی ہین سبکو یہہ کبر و منی

راہ مولا سی ہی مانع ننگ و عار — سستی کرتا ہی تو بیہودہ کار

ہین بہت سی کام عقبی کی بیسیر — اوسستی تو ہتا ہی محجوب اہی بسیر

سہل کو کرتی ہین عار و ننگ سخت — موم کو کرتی ہین مثل سنگ سخت

شیخ نی آسان سب تجہیز کیا — اپنی کمبختی سی لو رسوا ہوا

کیون ہی کہا بنجی تو نامکا — کام وہ کر جو ہی تیرے کام کا

عار کو او ننگ کو ظاہر کی چہوڑ — نیک و بد سی اپہا کی منہ کو موڑ

شاہ نی بعد از تامل یہہ کہا — مدعا دریافت تیرا ہو گیا

ہین سمجھکر دونگا پہر سبکا جواب — دلمین اپنی تو نکر یا اضطراب

گرچہ ہی یہہ دابِ شاہی کی خلاف — ہی گستاخی پہ تیری کی معاف

درد دلسی اپنی تو مجبور ہی — بی خطا ہی جو کوئی معذور ہی

مجھسی کر لیجیے سب کا تو بیان — کون ہی تو کیا ہی تیرا خاندان

ہی جو ظاہر کا حسب اور نسب — ہی ہر اک کیواسطی بند عجب

آدمی کیواسطی قید نسب — بند آہن سی ہی سخت ہی حجاب

جب کہا ادہم نی اسی شاہ جہان — ہی نجات میری جہر سی عیان

٢٥

بعد تین روز کی جانا اوس کا بامید نکاح ۲۶

خاطر ناشاد کچہ خرم ہوئی — وہ طرب اور بیکلی ہی کم ہوئی

ہی یہی دنیا ہی دو دنکا ماجرا — ہی خیالون پر فقط اسکی بنا

تہی رسیں دلمین تمنا ہی وصال — ہوگیا وہ غرق دریای وصال

ہوش دنیا کا نہ غم دین کا رہا — تہا خیال وصل دلبر مین جما

کوئی شادان ہی کوئی ہی خستہ حال — دیکہی جسکو وہ ہی مست خیال

ہی اسی سی غم اسی سی ہی خوشی — ہی اسی سی عیش خلق خرمی

ہی بہت نغمہ دریای خیال — عقل سی باہر ہی پہنای خیال

ہین کہر اوسکی نہایت بدا — دیکہی جسکو ہی وہ شیدا ہوا

سبز ہی دایم خیابان خیال — بیخزان ہی یہہ گلستان خیال

گل ہین رنگین اس چمن کی بیشمار — ایک سی ہی ایک دونا آبدار

کام دنیا کی ہین سب خواب و خیال — ان خیالات دلی پر خاک ڈال

ہردم تازہ خیالات اسی سر — عیب سی ہوتی ہین وارد جان پر

علم باطن کیا ہی تصحیح خیال — علم ظاہر کیا ہی تصحیح خیال

صاف کر اپنی خیالات ای پسر — تاکہ ہوں انوار دلمین جلوہ گر

کر نہ اونکو صرف ہرگز بی محل — غیر ذات پاک حق عز و جل

الغرض فنان و خیزان وہ گدا | پہنچا اوس جا پر جہاں تہا بستر ا
لوٹتا انگار و نیز مثل سپند | عاجز و تنہا نحیف و مستمند
طاقت تن سی ہوا ایک تخت طاق | چہا گیا دلپر غم و درد و فراق
دلکی اندر شوق بی پایان ہا | اور جگر میں درد بیدا سر زن ہا
جسطرف کرتا تہا صحرا میں نظر | ہی وہی صورت ہر اک میں جلوہ گر
مل لی قوت واہ ری اکسیر عشق | کر گیا ایکدم میں کیا تاثیر عشق
ایکدم میں کر دیا کندن طلا | زنگ خود بینی دیا بالکل جلا
کیا ہی ادہم سی خودی کو کہو دیا | دوش سی کی غیر کی گردن جدا
جو نہو طاعت سی صد سالکی | عشق سی وہ بات دم بہر میں ہوی
عشق ہی صنع خداوند جلیل | اور عبادت ہی ترا فعل ذلیل
سوچ لیں یہہ کہاں اور وہ کہاں | یہہ مثال آسمان وہ ریسمان
ذرہ کو نسبت کہاں خورشید سے | قطرہ کو قربت کہاں ناہید سے
عشق کا فاعل ہے خلاق جہاں | فعل کا فاعل ہی ضعیف ناتوان
دونوں میں ظاہر ہی بعد غرب و شرق | جان تو گر بحر الفت میں ہو غرق

مناجات بجناب الہی

تو تو ہی جذاب ہر بد و نیم
ہوا گر ان کو ان ہی بہی کشود
ہر بد و نیکا حال کی ہوا ہی وجود
ہیں اگرچہ لا الہ بحر معصیت
موج بن رہنا کیا یا کی صفت
ہر ایک ہو کا نسیم لطف کا

[illegible]

پھر رہی ہی دلکی اندر حب جاہ — کب سماوی اوسمین نور الٰہ

پھر رہی ہیں لمس دنیا وہی خیال — آوی کیونکر اوسمین نور ذوالجلال

دوسرے کے ساتھہ وہ شاہ غیور — جمع ہوتا ہی نہیں ای بی شعور

چاہتی تجکو اگر وصل صنم — گھر کو خالی غیر سی کر یکقلم

کھینچ جلوتمیں بہت سا انتظار — تا میسر ہو تجھی وصل نگار

دیکھتا ہی کوئی بھی ایسا خوب — سوت کی جو پاس بیٹھی دلبر

ہی غنی تب شب شکر کو ہی خدا — چاہتا ہی یار وہ سب سی جدا

ہی جمال اوسکا دوئی سی بری — دوسری تو ہی گردن قطع کر

ہی اگر اس راہ کا تجھکو خیال — غیر حق کچھ بھی ہی سب پر خاک ڈال

نور حق ہر ذرہ سی ہی جلوہ گر — اس لطافت سی کہ خیرہ ہو نظر

ہی زمین و آسمان میں پر نور — تو نہ دیکھی تو ہی یہہ تیرا قصور

پردہ کچھ اسپر نہیں ای ذی شعور — ہر طرف ہی موج زن دریای نور

ہی تری چشم بصیرت کور یار — نیم شب جس سی ہی یہہ نصف النہار

حب جاہ و مال و فرزند و پسر — الفت لعل و جواہر سیم و زر

طبع کو جس خطرہ کا ہی خیال — ہی یہی بس تیرا وبال

۲۹

گوش دل وا ہو تو ہر برگ بار
کر رہا ہی حال اپنا آشکار

مہر غفلت کی ہی تیری گوش پر
گفتگو سی تو بیا اسکی بیخبر

وقت پیری کی ہر ایک جزو بدن
دمبدم ای بیخبر ہی نعرہ زن

لحم و شحم و جلد و مغز استخوان
کر رہی ہین ما اندرن شور و فغان

کہتا ہی ہر جزو تجھسی آشکار
وقت رخصت ہی ہمین کیجیو معاف

جبتلک ابتک ہمکو صرف کر
اسقدر تو کیون بنا ہی کور و کر

ظلمت شب مین ہوا جو کچھ ہوا
صبح پیری مین تو ہو تائب بھلا

تری ہر ایک جزو کی ہی یہ صدا
اور یہی ہر جزو کا ہی مدعا

حیف ہی دور جوانی ہو گیا
کام ہرگز نہ کچھ ہمسی ہوا

گرگی عمر عزیز اپنی سفر
زندگانی مرگ سی ہی نوحہ گر

ہوی مشکین ہوگئی شکل سپر
لالہ تخم سر سوی خاک سرنگون

سینہ مین دندان خود بخود گا بجی
ترا لسان کیہل سکہی وہ پاکی

گر گیا ہی درد کی یہہ درجہ ذہن
ہو گیا مثل کمان سرو چمن

مغز جان ہی خستہ و ملول
لس وہی سفینہ الماس ہم

گر می ال ہو گئی یک سخت سر
انکہین نرگس کیطرح ہین نا گزیر

غرض حق کرتا تھا سلمان سی سدا

ای مولوی غیب کی

حشر میں اک اک گنہگار بلا — سامنے انکے جو کچھ تو نے کیا

تو اگر کہتا ہے مسجد میں جبین — تو گواہی دیگی اسکی یا زمین

کی ادا گر تو نے مسجد میں نماز — تو شہادت دیگی وہ با صد نیاز

کی اگر مسجد کی تو نے خدمت — شاہد صادق ہے ہر

گونہ ادہم نے کیا سے مقال — لیک ہے صورت ہی کی سوال

دم بخود درویش تہا ساکت — ششدر و حیران پریشان

شاہ کی جب دم پڑی اسپر نظر — ہیبت حق کر گئی دلمیں اثر

آیا دلمیں غیب سے یہ کی خیال — ہے عیاں چہرے سے اسکی وہ جلال

بدعاسی منہ کر اسی کچھ کہے — میں رہوں زندہ نہ دختر

تہا تو درویش شاہ جہاں — حیرت و فکر و الم سے کرب

دل ہی دلمیں یہی کہتا تہا — ہے جوان فرخندہ طلعت

ہے نہایت خوش ادا — اسکا ہر انداز ہے مرغوب

گر کی تو کبر و منی کو دور — عقد دختر اس سے کر دے

دین اگر ارکان دولت ہے — گر اسی سے اپنی دختر کا نکاح

کام اگرچہ سہل یا دشوار ہے — مشورت آپس میں دل در کار ہے

۳۱۱

یہہ فقیر خستہ و ژولیدہ حال — بی محابا یون جو کرتا ہی سوال
خوف مرنیکا نہ ڈر زندان کا ہی — رعب شاہی کا نہ خطرا جان کا ہے
رستم دستان جہان ہو پیر زال — شیر نر جسکا ہو وحشت سی شغال
ہی وہان یہہ اضطراب جسی بی اثر — لرزہ تن پر ہی مخمل مین جو ابر
مرد کم مایہ مین یہہ جرأت کہان — یہہ دلیری اور یہہ ہمت کہان
بیخطر یہہ یون جو کرتا ہی سوال — ہی بلا شک اسمین کچھہ کمال
یا تو خبطی یا مجنون ہی یہہ — یا ولی خالق سمجھون ہی یہہ
ہی جو یہہ چہرہ پہ اسکی آب و تاب — اسمین حکمت ہی نہین کچھہ بی حجاب
وعدہ پہلی ہی اس دستی کیا — تنگ ہو کرتا ندہی کچھہ بدعا
ورد دلسی جو کہ کرتا ہی دعا — اوسکو سن لیتا ہی جلد اپنی خدا
خوف جان سے مجھکو اب انکار ہے — بد نما ہی پھرنا ہی اقرار سے
مین نی سونپا کام تیری ہی ہی — جو کہ بہتر اور انسب ہو سو کر
پھیر ہی ہر ایک کام کا تو ہی کفیل — سلطنت کی جزو کل مین ہی دلیل
ہی تبھی اسکام مین یہی اختیار — جو پسند آوی سو کر ای نامدار
شکر ارشاد شہنشہ کو وزیر — بولا ہی فخر سران ملک گیر

چاہتی ہی ہمسلک درشاہوار | ہو کوئی زبیدہ لعل آبدار
ہی زیادہ یہہ قیامت سی اگر | ایک رشتہ مین حذف ہو او گہر
وہ کہان بدر الدجی مرکز خصال | اور کہان یہہ خستہ ژولیدہ حال
وہ کہان قطب زمان ماہ منیر | اور کہان یہہ بینوا مرد فقیر
بادشہ جسکی تمنا مین سدا | مانگتی ہین راتدن حق سی دعا
ہی شہان ملک کو یہہ آرزو | ہم غلامی سی ہون اسکی سرخرو
کون ہی جسکو تمنا یہہ نہین | راتدن کسکا وظیفہ یہہ نہین
حیف جسکا چاہتی ہون شہ نسب | عقد اوسکا ہو گدا سی ہی غضب
عقل سے یہہ بات ہی شاہ سے بعید | منزلون ہی دور کوسون کی بعید
خلق مین ہو باعث خندیدگی | مفت مین شاہ کی ہو سبکی و خجلتِ مزید

جواب دینا بادشاہ کا وزیر کو اور رد کرنا اوسکی حجت کا

شاہ نی سنکر کہا ای پر ہنر | گر دیا الفقر و فخری پر نظر
کہتا ہی پیغمبر خیر الانام | فقر سی ہی مجھکو فخر دوجہان
مال و دولت حشمت و جاہ و جلال | ہی یہہ سب ظاہر کہ یا دنیا کو زوال
حسن عرضی ہی یہہ کچھ ذاتی نہین | عرضی ذاتی کو پہنچا ہی کہین

جس سی ہو دنیا مین فخر و عز و جاہ
سو وہان نقصی مین اوس کی رو سیاہ

سو یہان جس سی زیادہ حرمتی
سو وہان اوسکی عذاب الیمی

سو یہان جس سی زیادہ آبرو
سو وہان اوس سی ذلیل و زرد رو

ہی یہ دنیا بوتہ زرگر مگر
امتحان کرتی ہین جسمین سیم و زر

تا الگ ہو جاوی ہر کہوٹا کہرا
دینی اور فلسفی ہووین جدا

ہووین کہوٹی پر عیان داغ سیاہ
اور کہرا روشن مثل مہر و ماہ

جو رہا اس جا جہان ثابت قدم
کچہ نہین سند ہی اوسکو خوف و غم

گر کلام ہہد ہو بدخط لکہا
معنے اسکے ہین وہی [illegible]

خوشخطی اور بدخطی ہی ظاہری
دخل معنو تمین نہین کچہ بہی ذرے

طفل ہی زینت پہ لفظونکی فدا
مغز معنی سی نہین وہ آشنا

آب زر سی ہو لکہا تو بہی ہی
گر سیاہی سی ہوا تو ہی وہی

اہل معنی کی ہی معنی پر نظر
جانتی ہین لفظ کو لعل و سیم و زر

لاجورد و جدول و رنگ طلا
ہی فریب طفل پیر و خدا

پیش چشم مرد دانا جلوہ گر
خوبی معنی ہی بیشک صد گہر

تو بہی ہو معنی کا ایسا آشنا
تاکی پابندی ظاہر ہو بہلا

[illegible]

۳۳

آشنا معنی سے گر ہوتا گدا / صورت ظاہر پہ کیوں ہوتا فدا

دیکھتا گر جلوۂ حسن یار / بت پرستی کیوں وہ کرتا اختیار

غیر حق اے بادشاہ دادگر / جو ہے بت ہے بلکہ بت سے بھی بتر

بت پرستوں کو بھی کرتی طعن خلق / بت گروں پر بھیجتی ہے لعن خلق

ہے بت نفسی اپنی ہر اک بے تمیز / بت پرستی پر ہے غیروں کی نظر

ہے بغلمیں تیری تجھا چھپا / آپ کو تو جانتا ہے پارسا

ایک ہی سو بت پرستوں کا صنم / تو بناتا ہے نہایت بیسدم

مال زر سے ہے تجھے دلبستگی / اقربا و خویش سے پیوستگی

وصل ان چیزوں کا ہے فصل خدا / چھوڑ سبکو تاکہ ہو وصل خدا

ہے تو غیر و نیز دل و جانسی فدا / اور موحد آپکو ہے جانتا

دوستو توحید اصلی ہے یہی / ما سوی حق ہو نہ دلبستگی

راز باطن سے جو یہ ہوتا خبیر / مبتلا صورت پہ کیوں ہوتا فقیر

نور حق کی روبرو اے بادشاہ / ذرے سی کمتر ہیں یہ خورشید و ماہ

جنسے دیکھی جلوۂ حق کی بہار / لا دے کب خاطر میں نور مستعار

جو ہیں ہوتی حقیقت سے خبیر / ہوتی ہیں عشق مجازی سے [illegible]

ہی مجنون کو گوارا کب یہہ بات ۔ اپنی انکہوں سی یہہ دیکہین واردات

عقد سی ہوتی ہی عیش و خرمی ۔ عقد کیا جس سی ہو دلکو برہمی

ہین بہت ہمسر تمہاری بادشاہ ۔ متقی و نیک بخت و دین پناہ

شاہزادی کی تمنا مین مدام ۔ آتی ہین سبکی عرایض اور پیام

ہی تعجب چہوڑ کر تم کفو کو ۔ دختر زیبندہ اس مفلس کو دو

مادر دختر کو گر ہو یہہ خبر ۔ گذرین کیا جو را وسکی جان پر

اوسکی جو جو خویش ہین او اقربا ۔ پشت ہر اک کی ہی اس غمسی دوتا

دوسری بار رد کرنا بادشاہ کا قول وزیر کو

شاہ نی سنکر دیا اوسکو جواب ۔ خون قبطی کو نظر آتا ہی آب

سبطی کی انکہو نمین آب خوشگوار ۔ قبطی پر وہ ہی ہی خون آشکار

جسکو مین سمجہا ہون شیر ژیان ۔ اژدہا تو اوسکو کرتا ہی گمان

جسکو مین سمجہا ہون قند و نبات ۔ تو اوسی گنتا ہی حنظل بالثبات

گر برا ہوتا یہہ ربط ظاہری ۔ یا حمیرا کو نہ فرماتا نبی

کیون صفورا کی لئی موسیٰ نبی ۔ دس برس کامل اذیت کہینچتی

علم ہی اسبات کا اللہ کو ۔ کون ہی و دلکون اندیشہ کہو

یہن نہین اس امر مین دم مارتا — اختیار اسکا ہی تجکو ای فتا
دست بستہ ہوکی پہر بولا وزیر — ہی یہہ آسان اے شہ آفاق گیر
خلف وعدہ مین نہو سلطان کے — چہوڑ سی خود درویش مشکل جانکی
عقد مین وہ شرط کیجی متصل — جس سی ہو یہہ آپ نادم اور خجل
بن نہ آوی اس سی تا ہرگز وہ کام — پہر نہین لینی کا یہہ دختر کا نام
اس ارادہ سی وہ یکسو آپ ہو — پہر چلی ہرگز نہ وہ اس راہ کو
سو نہی یہہ کام میری رای سی — انکار آتا کہ ہو میرا ہنر
شاہ دولتخانہ مین داخل ہوا — رنگیا اوسجا وزیر اور وہ گدا
مکر دلمین اپنی کرکی وہ وزیر — با ادب جلدی ہی گیا پیش فقیر
باہزاران عزت و اکرام و ناز — دست بستہ ہوکی با عجز و نیاز
اوسکو مسند پر بیٹہا کی متصل — خوش کیا باتو نہین اور اسکا حال
پوچہکر درویش کا نام و نشان — نام قوم و شہر بستی کا سکان
پہر کہا اوس سی ہم سی ای نیکو خصال — شاہ سی جو کچہ کیا تو نی سوال
وہ تو ہی اس امر مین صاحب کمال — شرط مشکل وصل کی اندیشہ
پاس دختر کی ہی وہ بی بہا — گوہر غلطان نہایت بی بہا

ملنا اوس موتی کا نا ممکن ہی محال	دور کر تو وصل کا دل سی خیال

جواب دینا ادہم کا اوس وزیر فتنہ جو کو و عجز و نیاز کرنا حصول مقصد کیلیے

بہر کی ٹہنڈی سانس ادہم نی کہا	کیوں ہنستی تو مجہسی کرتا ہی بہا
مین بیچارا اپنیوا مفلس فقیر	مین کہاں پاؤنگا موتی بی نظیر
پاس میری ایک خرمہرہ نہین	موتی ملیتی کہو تسی دیکہا نہین
مجہسی کیوں کرتا ہی یہہ مکر و فریب	جہوٹ کو باتو سنی کیوں دیتا ہی زیب
مجکو کیوں کرتا ہی سودا ور بدر	حقتعالی کی غضب سی خوف کر
عاجزوں سی تو نکر یوں ریشخند	حقتعالی کو نہو گا یہہ پسند
کیسا موتی اور کیسا شبچراغ	شبچراغ اتنا ہی یہہ سینی کا داغ
قادر مطلق ہی وہ رب قدیر	ہین اوسیکی بندی سب میر و وزیر
اوسکی وہ قدرت اگر ہی منظور	لعل و گوہر کردی ہر اک سنگ کو
ہر جد فقیر کو گر چاہی خدا	ایکدم مین کردی دیبی بہا
گو کہ مین ہون عاجز و مسکین فقیر	ہی میرا مولی تو ہر شی پر قدیر
مجکو ہنستا ہی گدا بیچارہ نک	ٹہٹی تو کرتا ہی مفلس جانکر
دوسری کو جو ہنستا ہی یہان	وہ ہنسا جاتا ہی اک دن بیگمان

موتی تاتی اوسکا دنیا مین نہین
جبکہ شاہونکی خزانہ مین نہو
کب بہم پہنچی گا اوس مسکین کو
اسلئی کرتا تہا وہ پیمان چیت
قول اور اقرار ایمان سی درست
اوسکی ہی اسباب ظاہر پر نظر

پہنچی سی طرز وا اخر جان دی
حق بیان کرتا ہی کار ازدہا

بسکہ غفلت کی سبب سی جانی وعدہ تھا
صاف کہدی ہی میرا جاتا اپنی دیکھا مدعا
دوست ہی میرا تا ای ورتم
اسکا مقصود دیا نا ان بکھن
تو ہون راہ طلبین میں تلف
پانچکا محبت رسائی میں ہو دون
اپنی قسمت ازمائی میں کرون

دام میں اوہام باطل کی ورز
پہنچنا ہی فہمی سی ہو کر مستقد
بعد اوہام سی کیا بسکی بجید
کہہ کی پھرت نام وایمان شدید
پنج میں ضامن دیا رب مجید
یون کہا واللہ بالبداء ای گدا

۳۸

اگ کی بنتی ہین کوہ ہی پتہر	پانی ہو جاتا ہی خوش پیش نظر
سنگ کرتا ہی شہادت کو ادا	سبحی کا سر وزد کرتا ہی جدا
نیلم والماس و یاقوت و گہر	ہین وہان ایک صدف سی بہتر
تو جسی سمجھا ہی و رہی بہا	ذرہ سی کمتر ہی دہ پیش جدا
جسکو سمجھا ہی یہان مال خطیر	ہی وہان سب سی زیادہ و حقیر
گر یہ مسکین ہی بزیر توش	شیر شرزہ سی وہان کچہ کم نہیں
خلق جسکو جانتی ہی بی نوا	کفش پا اوسکی ہی دنیا کی بہا
مور کرتی ہین سلیمانی وہان	ورد کرتی ہین نگہبانی وہان
جا کمو نکا چاک ہوتا ہی جگر	ملتا ہی ادنی کو تاج تخت زر
گونہ گونہ کارخانی حق کی ہین	عقل مین ہرگز نہین اسکتی ہین
دیکہا جب اوہم نی اسرار و سیر	عہد و پیمان قول اقرار و دیر
یون کہا کر تو ہی سبین ست گو	دی مجہی ضامن خدا ایک کو
لاؤن گر مین اس سی ہی بہتر	وعدہ مین لغزش نہو بار دگر
ہونہ عذر اوس دم ہو تکرار کچہ	حیلہ و مکر و دغا انکار کچہ
بعد لانیکی جو میرا عقد ہو	تو نکلتا ہون ابہی تفتیش کو

دل ہی دلمین خوش ہو سنکر وزیر — جسمین سمجہا دام مین آیا فقیر
یعنی موتی ویسا پانیکا نہین — اسجگہہ درویش آنیکا نہین
ہوگیا حیلہ یہہ میرا کارگر — کرگیا درویش کی دلمین اثر
باتون باتون مین بلا سر سی ٹلی — کچہہ تک و دو ہی نہین کرنی پڑی
مخزن شہ مین نہایت پرضیا — ایک موتی بی بہا مشہور تہا
رات کو ظلمت مین وہ درشب — ویسا تہا مانند مشعل روشنی
راتکو ہو جسجگہ وہ شبچراغ — تہا نہ کچہہ درکار اوس گہر مین چراغ
تہا خزانہ پر جو داروغہ تعین — اوسکو بلوا کر کہا ای میر دین
ہی جزا وہ جو صندوق طلا — اوسکی اندر درج ہی یاقوت کا
اوسکی اندر ہی وہ رخشندہ گہر — شبچراغ دختر عالی گہر
جلد لا اوس درج زرین کو نکال — تاکہ ادہم کو دکہاؤن اوسکا حال
لایا جلد سی خزانہ دار شاہ — درج زرین جسمین تہا تابندہ ماہ
قفل کو واکر کی تابندہ گہر — رکہہ کی ادہم کی کہا یاتہ پر
دیکہی جب ادہم نی موتی کی صفا — خود بخود پڑہنی لگا صلی علی
دیکہکر موتی کی وہ لمعان و ق — بحر حیرت مین ہوا درویش غرق

۳۹

فکر کر ایسی کہ ہو تیرا اعتبار
خاک راہ یار کر جو ہو سو ہو
صاحب ہی سینہ زن ... یار
پھر ایک مشت خاک ای باد صبا
یکجا جہای دہر وہ قرار
یہین بہت سی جستجو مین اوسکی
پھر ملا یا گوہر مقصود کو
جو کوئی آتا نظر اوسکو پتہ
کیون تو ذرہ ذرہ کر کی جسم زار
کہتا تھا کہ ای فلک یہی کون حساب
دیتا مطلع نہ دیتا کا ... یا
اور کیا سو دا ہی ... بحجت مین گدا
چھوڑ دی گلزار الفت کی قیام
ہوش پھر تن کا نہ پروا ای علم

جانا ادہم کا تلاش گوہر مین ور اوارہ پھرنا دشت بدشت اور بحر و بر
ملاقات حضرت خضر کی آخرکار ادہم سی تھا بیشما بی بہا

دیکھکر اوس گوہر رخشندہ کو
یون کہا ادہم نی ای فرخندہ

مین خدای پاک کی اب نام پر
جستجو کرتا ہون ویسا ہی گہر

گوکہ ہی یہ کام مشکل اے فتا
لیک ہی حلال ہر مشکل خدا

کام ہو گو سخت مشکل اور عسیر
ہی خدا کی سامنی وہ سہل

کہکے یہ ادہم ہوا صحرا نورد
پھر ایسی بصد اندوہ و درد

وحشیون کی طرح صحرا مین سیدا
راتدن پھرتا تھا وہ مفلس گدا

روم و شام و سند و ایران و حضر
چین و ماچین و صفاہان

کوہ کوہ و بحر بحر و بر و بر
دشت دشت و کو بکو و در

رات دن جو فکر تھی جیسی لگی
جستجو کرتا تھا مروارید کی

یاد مین دلبر کی لیکن جسم زار
تیغ فرقت سی تھا مجروح دل فگار

گفتگو سی بند لب آشفتہ حال
مثل مجنون ہجر لیلی مین نڈھال

یاد جب کرتا تھا روی ہر ون
دونون انکہون سی روان

خونچکان لب تنگ تھا دل غنچہ سا
مثل سنبل ہو پریشان و طپان

[illegible]

عشق کیا ہی ایک بلا جان ہی — عشق کیا ہی آتش سوزان ہی

عشق کی آتش ہی ایسی بلا — دی سوا معشوق کی سبکو جلا

عشق نی کی جس کسیکی دلمین جا — وہ ہدف تیر بلا کا ہو گیا

پہرتی جیسا خلق نا ہم سکہتا — کہتا موتی دو مجہی پہر خدا

ہوتا جس بازار مین سی گذر — تاجرون ہی مانگتا تا بان گہر

جب ہوا مایوس موتی سی گدا — چہوڑ کر بستی کو صحرا پہر گیا

آیا دلمین آخرش اسکی خیال — شہر مین ملنا ہی موتی کا محال

سونپ تو اسکام کو تقدیر پر — ہونا اچہا ہی نہین تدبیر پر

معدن گوہر جہان ہی چل ادہر — چہوڑ یہہ اسباب ظاہر [illegible]

موجد اسباب و چلتا ہی خدا — تو سمندر پر بہلا چل تو ذرا

پیدا ابحر شور مین ہوتا ہی در — [illegible] صدف صدف نا ہی

ہی خدا فتاح الابواب امید — موجد و خلاق اسباب امید

مستعان ہر ضعیف و خستہ جان — مستغاث ہر نحیف و ناتوان

تو توکل پر قدم رکہہ کارگر — لطف اوسکا تا ہو تیرا چارہ گر

کیون بہٹکتا ہی عبث تو در بدر — عام رحمت پر خدا کی رکہہ نظر

گر گی پر پانی سی کشتی کو گدا
پہنچیا تہا بیک کی اوپر سدا

ہی تامل آب دریا کو جوان
پہنچیا تہا ہر طرف کو رایگان

تہا جو از خود رفتہ وہ مدہوش عشق
دمبدم دو چند ہوتا جوش عشق

فکر کہا نیکی نکچہ بہنی کا ہوش
تہا ترقی پر سدا جوش و خروش

صبح سی تا شام وار شب تا سحر
دردا ہم تہا وہی تہوں ہجر

بہوک سی آتی کبہون پرجان اگر
توڑ کر کہاتا تہا کچہ برگ شجر

جانکر نعمت وہ برگ سبز کو
نوش جان کرتا سا مرد نکو

گذری اسحالتین چالیس روز
تا ہزاران رنج و فکر و درد و سوز

بحر بخشایش کا آیا جوش پر
اوسکی ہمت پر خدائی کی نظر

ہو گیا لطف خدای بی نہایت
اوس غریب خستہ حالکا پاسبان

ہی وہی ہمراز خود رفتگان
مرہم ریش دل خستگان

ہی وہی غمخوار ہر غمگین کا
ہی وہی ہمدرد ہر مسکین کا

لطف اوسکا گر نہو وہی چارہ گر
پونہچی کب مقصود کو اہل بشر

حکم درگاہ جناب کبریا
خضر کو پہنچا کہ تو دریا پہ جا

ہی یہان بندہ ہمارا نیم جان
عاجز و رانده و نحیف و ناتوان

منطق الطیر سلیمانی ہوا — منکشف ہو راز موجودات کا
فی الحقیقت ورنہ تو ہی کور و کر — گو کہ ہیں ظاہر کی یہہ سمع و بصر
اور جو یہ ہیں حواس ظاہری — ہیں یہہ حیوانوں میں بھی ہی ...
گر نہوں تیری حواس باطنی — تو ہی کمتر گاؤ خر سی ای غنی
آدمی کو ہی شرف حیوان سے — عقل سی یا علم سی یا جان سی
جانگی اندر ہیں باطن کی حواس — ہی اوسی پر آدمیت کی اساس
گر نہیں تو اون حواسوں سی خبر — گاؤ خر سی تو ہی بدتر ای پسر
حضرت نبی پھر اسکی یوں کہا — پاس جا کر اوسکی ای مرد خدا
کھول آنکھیں اور تو ہشیار ہو — خواب غفلت سی ذرا بیدار ہو
خضر میرا نام ہی ای نوجوان — آیا ہوں میں حکم سی حق کی یہان
کار مشکل کا خلایق کی امام — حکم حق سی ہو میں کرتا انتظام
ریچوان ہوں رہنما ہی گمرہان — دستگیر عاجزان و ناتوان
نام ادہم نی سنا جب خضر کا — بیقرار اسی کر کی قدموں پر گرا
سنتے ہی اس مژدہ جانبخش کے — ہو لی رنج و درد و کلفت سب اوسی
اسطرح قربان گرد اوسکی ہوا — شمع پر جیسی ہو پروانہ فدا

۴۲

حضر ہو کی ہنس کے اسی دن نزار | صرف کرتا سال تو کر سو ہزار
قطرہ بھی ہوتا نہ اس دریا مین گم | ایسا بی پایان ہی یہہ و ہتھم
ہو گئی لیکن تیری یاد نصیب | لطف حق تیرا ہوا انعم الحبیب
یاد ری قسمت نی تیری خوبکو | رحمت حق تجہ پہ نازل ہو گئی
حکم حق پونہچا ہی مجھکو ہی قبا | جا کی کرا دہم کی تو حاجت روا
پاس میری بیٹھہ اور آرام کر | جسقدر مطلوب ہون لی تو بہر
کارخانی ہین خدا کی بیشمار | عقل سی برتر ہی کار کردگار
ہی وہان ہر شی بہت ہی انتہا | کم ہو جسمین عقل و ہوش انبیا
تجکو جو آتا ہی دنیا مین نظر | اصل اسکی غیب مین ہی آپ
اور وسکی آگی ہی یہہ مطر دو دلیل | اصل وہ ہی اور یہہ مردود دلیل
غیب کا ظاہر ہو گر لمعان قر | بحر حیرت مین ہون ایکبار غرق
ہو دی انسان سی محل جسقدر | اوسقدر بس تجکو آتا ہی نظر
ماہ و خور ذری ہین ملک غیب کے | ہی ہر ایک حیران انکی نور سے
ہو اگر ظاہر وہان انکا ایک در | مبتذل ہو جائین دونو ماہ و خور
جسنی دیکھی کچہ وہان کی کر و فر | وہ ہوا دنیا سی مطلق بیخبر

غیب سے ہاتف نے پھر آواز دی | سر اوٹھا کر دیکھ یہ سر ازلی
جسقدر مطلوب ہوں تجکو گہر | اوس صدف میں کہ کمال ہے بحر
حیف ادہم کی نہ راہ سوے طور | طعن گو کوئی کرے سجا سر
خضر سا جسکو ملے گاہ حق | حیف وہ اوس سے نہ پوچھے راہ حق
خضر سا کامل جسے مرشد ملے | اوس سے تعلیم و راہ حق نہ لے
قبلہ ارباب و اصحاب کمال | کعبہ عرفان و قطب بے مثال
محرم راز جناب کبریا | واقف اسرار علم مصطفے
کچھ نہ حاصل اوس سے ادہم نے کیا | مانگنا تہا اوس سے مروارید کا
ہے یہہ کم فہمی سے تجکو اشتباہ | عشق کی ہے عقل کی برعکس راہ
عشق میں عاشق تو دلگیر سا | کب نظر آتا ہے کوئی دوسرا
ہے طلب اوسکو تو ہے معشوق کی | ہے طرب اوسکی تو ہے معشوق کی
درد ہے تو نام ہے معشوق کا | کام ہے تو کام ہے معشوق کا
غم ہے تو غم دوری محبوب کا | اور الم مہجوری محبوب کا
درد ہے تو درد ہجر یار ہے | شادمانی شادی دلدار ہے
گفتگو گر ہے تو ہے معشوق سے | جستجو گر ہے تو ہے معشوق کے

۴۵

ورنہ پہہ مس ہی پر ہو گیا
ہے تعلق دلکو تیری جابجا
باغ و راغ و لعل و مروارید کا
تجکو کب خاطر سے ہو حب وطن
الفت سیم و زر و فرزند و زن
وقت یار و عزیز و ہمدمان
دوری احباب و ترک خان و مان

پہنچا در پر تو ہوئی تہی نصف شب
بند دروازہ تہا باقی ہی کچھ
مختصر ہو وصل کا وعدہ نوید شوق حبیب
تہا ہی خوف و رجا مین ہم بہم
لطف و عید کا کبہی دلمین خیال
شادمانی تہی تمنای وصال
وصل کی ہر دم کبہی دلمین خیال
غم کی وہ دریا ہا پر مضطر ہون
وصل کی امید سی دل شادمان

رہ گیا یہہ حلقہ ساں بیرون در
بند دروازہ کو اوسکی دیکہکر
خاک پر بس گر پڑا بیتاب ہو
ایکدم پہنچا اوسی بی بہرہ
دم بدم کہتا ... شب ہوگی

جبکہ ہو عشق مجازی یہہ بیان / کب حقیقی کا قلم سی ہو بیان
تو فنا اوسمین ہو گر ہی تیز ہوش / ہو وہی بی شبہہ تیرا چشم و گوش
ہو وہی دست و سر و پا و کمر / نطق و گویائی و روح و تن بسر
اب نہین کہہ سکتا یہہ آگی قدم / اس بیان مین ہی قلم کا سر قلم
جبکہ ادہم نی کیا آنکہونکو وا / پر صدف سی دیکہا صحرا جا بجا
جو صدف چیری تو اوسمین سی گہر / ایسا نکلا جس سی ہو خیرہ نظر
ایک سی تہا ایک رخشندہ سوا / جسکو دیکہا اختر تابندہ ماہ
وہ در تابندہ شاہ بلخ کا / ہی حقیقت انکی آگی ہو گیا
دیکہا ادہم نی اوٹہا کر جو گہر / اوس سی لاکہون درج ... [illegible]
وہ کہان یہہ گوہر خشان کہان / خور کہان اور ذرہ بیجان کہان
وہ گہر کب تلاش و شہریار / یہہ کہہ لطف و عطا ہی کردگار
دیکہکر ادہم بہت شادان ہوا / لایا سجدہ شکر یزدان کا بجا
چہانٹ کر اسنی لئی چالیس در / ایک پہر در رشک ماہ و رشک خور
دلق کی اندر نہان اونکو کیا / بلخ کی جانب وہ پہر راہی ہوا
بعد از تکلیف و رنج بی شمار / پہونچا شہر بلخ مین پایان کار

۴۶

[illegible]

۴۷

خاک رہ کو کہہ اوٹھا گرچہ پٹا
کہتا اسپر وہ محافا تھا گیا

شہر کی دیواروں سی اوپر ابھی
تا سحر مثل صبا تھا نیز تک

باغ تک جاتا کبھی گریہ کناں
آتا در پر شہر کی گاہی جو گرا

اس تک و دو میں ہوئی شب بسر
دی خروس صبح نی بانگ سحر

جب بجا نقارہ نوبت نواز
تب کیا دروازہ دربانوں نی باز

صبح کا بجنی لگا جب دم گجر
وا ہوا اوس شہر کا اوسوقت در

دیکھا جب اوسنی دروازے کو وا
قصر شاہی کیطرف بیخود چلا

جسطرف تھا قافلہ خیزان و دوان
جاتا وہ آوارہ بی خانمان

کھینچی یوں آہن کو کب آہن ربا
کہربا سی جذب کب ہو کاہ کا

ہی یہ جذب قلب ہمجنس بشر
ہی وہ جذب غیر د تاثیر حجر

اسمیں اوسمیں فرق ہی صد سالہ راہ
بی خبر وہ یہہ سراسر انتباہ

جذب قلبی کی کشش ہی بیشمار
مشرق سی تا غرب وہ لیجا ہی تار

فاصلہ سو شرق اور سو غرب کا
جذب دل پر یکساں ہی فنا

جذب مقناطیس و جذب کہربا
ایک وجہ تاثیر نہیں ان سی سوا

جذب قلبی سی زلیخا کی ہوا
پاس سی یعقوب کی یوسف جدا

اتفاقاً جبکہ یہہ پہچا وہان — تہا وہ روزداد اپنی ہی بات
مسند شاہی پہ باصد احترام — کر رہا تہا بادشہ دربار عام
جا کے ادہم نی کیا شہ کو سلام — بر طریق سنت خیر الانام
سامنی شہ کی ہوا جا کی کہڑا — کچہہ نہ بولا اور نہ کچہہ اوسنی کہا
دیکھکر پہچانا اوسکو شاہ نی — اور وزیر دشمن جانکاہ نی
غصی سی اوسکو لگا کہنی وزیر — شرط یہہ ٹہری تہی تجہسی بقصیر
لاوی گر دریا سی در آبدار — شہر مین جب آوی تو اے نابکار
نقض تونی عہد کا ہی کیا — آیا بی موتی کی کیون اے بیحیا
تو اگر اوس شرط کو لایا بجا — تہہ سلطانی سی بہی تیرا بچا
ورنہ سر تن سی تیری ہوگا جدا — ہی یہی بدعہدیکی تیری سزا
سنکی ادہم نی کہا اے بیخبر — حق نی بخشا ہی مجہی گنج گہر
یہ قدر موتی کہی مجہکو عطا — ہین اوہانی سی ہی جو خبر ہوا
چہانٹ کر اونمین سی کل چالیس در — جس سی ہی شرمندہ نور ماہ و خور
دختر شہ کی لیی لایا ہون مین — جب تمہاری شہر مین آیا ہون مین
کہکی یہہ موتی نکالی لو سبہی — مسند شہ پر وہ سب گنکی رکہی

۴۸

٤٩

عہد و پیمان تجہسی ہی وشیار کا — آپ اندیشہ بکچہی کچہ ذرا
سو نہی یہہ کام میری ہی بکا — لائی دلمین نہ کچہ خوف خطر
یاد رکہہی آپ یہہ میری بیٹ — اسکی ہین تابع کوہی جن جنیث
قعر سی دریا کی غوطہ مار کر — لا دئی ہین آسنی یہہ دُر گہر
یہہ کرامت پر ہین اسکی دلیل — ہی بناوٹ اسکی اہی شاہ جلیل
ایسی مروارید ورنہ یہہ فقیر — لا تا کیونکر اہی شہ آفاق گیر
ہی نظر بند و نہین ہی یہہ وسنگ — گر دُہ نان کو بنا دیتی ہیں ماہ
کیون کیا ہی اسی یہہ مکر و حیل — پاس اسکی ہی کوئی شعلی عمل
سنگ ریزہ جس سی آتی ہیون نظر — خلق کی انکہو نہین تابندہ گہر
یہہ جو ہیون روشن ترا خورشید سر — یہہ بناوٹ ہی کہ مروارید ہین
سو تو نہین یہہ درخشانی کہان — یہہ چمک یہہ نور افشانی کہان
آپ کچہ اسکو سمجہین ظن بد — نور تابندہ ہی مردم کو خجد
مجہکو آتا ہی نظر اس نور سی — مکر و حیلہ اس گدا کی دور سی
صادق و برحق ہی یہہ قول لبیب — ہی بیان آدمی سحر عجیب
باد شہ سنکر یہہ تقریر وزیر — ہوگیا دام توہم مین اسیر

شاہزادی وہ ہی تو مفلس گدا
نام شہزادی کا اگر تو نی لیا
ہو گا ہر اہر پند ہر ایذا جدا
کاکر ... سی بل تری زبان
وار پر ... بیان
زیست گر چاہی تو استغفار کر
اس چال خام سی ای گدا
جب سی او ... سجدہ
جہی تا ہو ... بلا ای ... صد
جتی یہہ ریتہ ... خاکی
تو نی وہ صاحب ... ہمان
جگ سی قائم ہین رفیع ... جہان
عالم و دانا ہی و دارای جہان
قادر مطلق شہ شاہنشہان

کیا ہوے وے عہد پیماں اے زہیر | قول اور اقرار و ایماں اے بیر
عہد کرکے ہین وفا اپنا کریم | جھوٹ بد عہدی ہے کردار لئیم
عقد جیسے اوسکا گرہ نہ ہتا | عہد کیون توڑ کیا ہے بیوفا
کیون کیا اے تیرہ رای ناصواب | دو سبب تک مجکو رسوا و خراب
عہد وہ جسمین کہ ضامن ہو خدا | نقض اوسکا ہو بھلا کیونکر روا
مین بہی اپنی شرط کو لایا بجا | تو بہی پورا عہد کر بہر خدا
غیب سے ورنہ پڑیگی کچھ بلا | دیگا بدعہدی کی حق تجکو سزا
ڈر ذرا و لمین خدا ہے پاس سے | ہوے جدا ارکان او افلاک سے
کبر ہے مختص بذات ذو الجلال | ہے تکبر اوسکی جیتا بال
مرد مفلس اور شاہ بحر و بر | دونو بندے ہین خدا کی غور کر
سنکی یہہ باتین ہوا آتش زہیر | مستعد بر قتل و ایذا ہے فقیر
خادمونکو حکم غصے سے دیا | تو ہر اس بی ادب کی تم ذرا
مارو اسکو تازیانے بیقدر | جسمین اسکی جانکو پہونچے ضرر
دوڑا ہر سرہنگ اسکی حکم پر | پوچھی سب دست تعدی کہولکر
تازیانی چوب دستی مار کر | نیم جان اوسکو بنایا سر بسر

مرگ ہی جو روح مین آتی صفا | زیست مین حاصل ہو وہ عمر کہرا
موت پل ہی ہن اسی جلد کرنا | اوسطرف اہن بحر کی تیر ای کہر
وا سپل کی تو ہی جینک ہی | پار جا تا جلد ہو تو بار یاب
اسطرف بنیاک ہی سچ مسا | اوسطرف اہن پل کہی ہی باغ عجب
چھنگی سکن مین کیون ہی آوارہ شہر | اوسطرف جا باغ کا نظارہ
کیا ہی دنیا مین ہو سچکو مزا | اگی اوسکی ہی یہہ زندگی سوا
لذت دنیا تمام اہی اہل جاہ | اگی عقبی کی ہی کم اثر گاہ
سچ سوسن جنت کا فرق ہی | اول اچہی بد ولی خرمی ہیہ
ہی وہی کچہ وار دنیا مین بہلا | الہ عقبی جیسی تو لے کیا
حسن عرضی اسمین ہی ذاتی نہین | اوسکو تو ذاتی نبجا ہی دین
دیکھکر یہہ حالت اوسم کی | طبقہ روہی زمین پر زلزلہ
با زبان حال ہر سنگ و گیاہ | اوسکی حال بیا نپر مصروف آہ
اوسکی صد سی اوبہی طیر شکوہ | ہو گئی دست تسبیح خوانی سی جنون
تو جنہین سمجہا ہی مطلوب زبان | سیر پانمین ہن یہہ تسبیح خوان
ظلم سی بدتر کوئی پیشہ نہین | بہتر تراسی کوئی تیشہ نہین

۵۱

جسم دونوں کی ہوئی اس خاک پر | روح پہنچی دو ذو الجلال دادگر
گہر میں شہ کی حشر ایک برپا ہوا | دم کی دم میں ہو گیا ماتم سرا
جو وہاں حاضر تہی خویش و اقربا | سب پر ایک بیکسی کا عالم ہو گیا
تہا نہ کوئی اوس شہنشہ کے پسر | تہی یہی ایک دختر رشک قمر
اس سبب تہی اوس سی الفت شاہ کو | تہی محبت بی نہایت شاہ کو
کہانا وہ کہاتا نہ تہا دختر بغیر | گہر میں وہ جاتا نہ تہا دختر بغیر
یا تو تہی عیش و نشاط و خرمی | شادی و فرخندگی و بیغمی
چہا گیا یا اوسکی گہر پر ابر غم | یا رسیی کی ہوا تیر الم
ہی یہی دنیا کی دو رنگا ماجرا | اس سی ہرگز تو نہ دل اپنا لگا
عیش دنیا ہی بہت ناپائیدار | باغ میں گاہی خزان گاہی بہار
تو امان ہیں شادی و غم ایسی پسر | خاک ان دونوں پہ ڈال ای ہوشیار
دل لگا اوس سی کہ جو ہو بیزوال | شادی و غم ہی جہان کی خاک ہی
مادر دختر کی یہہ حالت ہوئی | وہ تو جیتی جی ہی گویا مر گئی
کثرت گریہ سی خلقت کی وہان | آنسوؤں سی ہو گیا دریا رواں
اسقدر کی خلق نی آہ و فغان | ہو گیا سر پر دہوئیں کا سائبان

دین اور دنیا سی مطلق بیخبر
غم سی یہہ حالت ہوئی اوسکی تباہ
ہو گیا نظروں میں سب عالم سیاہ
کیا کروں بس غم کا میں اوسکی بیان

کچھ نہین بن آتی اب مجھسی دوا | چل گیا یہ وقت یہہ تیر قضا
ہوا اگر مقبول اب میری دعا | عمر اپنی مین کرون تجکو عطا
تجکو زندہ کر دی یا لعالمین | تیری بدلی مین ہون پیوند زمین
اوسکی بالین پر بار تو بادیدہ تر | ابر گریان کیطرح تہی چشم تر
آخرش سب نی کہا اہی دلبر | غیر صبر اب اور کچھ چارا نہین
حکم غالب ہے یہی تقدیر کا | وہ ہی ہوتا ہی جو کچھ چاہی خدا
گرچہ ہے یہ درد و رنج جانگزار | دفن لیکن کیجیی اب اختر کی لاش
اب بجز غسل و کفن چارا نہین | کاڑیی اس گنج کو زیر زمین
پیش حکم و امر قاضی قضا | چاہیی بندیکو تسلیم و رضا
گو کہ ہی یہہ امر سب پر گوارا | حکم حاکم مین ہی کسکو اختیار
کام اب آتا نہین کچھ ضبط آہ | کر کی بی صبری نکھو بیجی تو آہ
انبیا اور اولیا نی اسی سہا | دم نہین مارا ذرا پیش قضا
با وجود اس منزلت اور قرب کے | موت سی وہ بھی نہین بچ سکے
قبلہ کونین فرزند علی | صورت و سیرت مین ہم طرز نبی
گذرا کیا رنج اون پر غور کر | زہر سی ٹکڑی ہوا اونکا جگر

۳۵

[illegible]

کرامات ہی مالک کیمیا	ہی یہ حیاتی ہیکل روشن جان
ہی یہ دنیا ایک باغ دلستان	مالک اوسکا ہی وہ دارا جہان
ہین یہ سو جو دات اسکی ہین بہار	خرمن کے بو اسکی ہین یہ علم و عمل
تو ہی مالک گر کوئی گل یا ثمر	ہی حماقت ہم اگر ہون چشم تر
ہی اوسیکا گل اوسکی سب ثمر	ہی اوسیکا باغ و برگ خشک و تر
مال مین مالک تصرف گر کری	کسکی طاقت ہی کہ اوسکو کچھ کہی
اپکو مالک اگر سمجھی کوئی	ہی سراسر فہم مین اوسکی کمی
ہی جو ہی ہر شی سی بہتر ایک چیز	اور ہی وہ تن کی اندر العزیز
او سبہ ہی جب تجھکو کچھہ تیا تو ہی	سمجھی ہی مملوک تو کیون عزیز
جب بدنی جان ہوتی ہی جدا	لیتی ہی معدن کا اپنی راستا
تن مین جو ہین خاک و باد و آب و نار	اپنی مرکز پر کیا سب نے قرار
مال و ملک و حشمت و گنج و گہر	تو گیا سکو یہان سی چھوڑ کر
ہوئی گر مملوک تیری کوئی شی	ساتھہ ہستی تیری ای فرزند ری
ہی فقط مملوک تیرا اک عمل	ساتھ ہی ہر وقت تیری بی خلل
قبر مین ہونس ہی تیری یہ جوان	حشر مین ہی سر کا تیری سایبان

[illegible]

[illegible]

بعد صد رنج و تردد سب نے ہو کے / فکر مین تجہیز اور تکفین کی
اوسکو نہلانی کو جب یان کیا / کیا کہون اوس وقت کا مین ماجرا
رو لی آتی وہان کثرت ہوئے / جس سی شرمندہ ہو ساون کی جہڑ
اسقدر جاری ہوا سیلاب چشم / صرف مین تہا پانی کی جا آب چشم
شست و شو مین اسقدر عطر و گلاب / صرف مین آیا کہ کیا کیجی حساب
عود و عنبر کی بس تبخیر کی / ارگ گہٹا سی آسمان پر چہا گئی
اسقدر رگڑا گیا مشک ختن / صندل و کافور و در دلشکن
لیکی ہندوستانسی تا ملک چین / طبلہ عطار تہی روی زمین
غسل جب اوس لعبت چین کو دیا / جسنی دیکہا حسن کو غش کر گیا
جسطرح ہوتی ہین گل شبنم سی تر / چشمہ کوثر مین یا عکس قمر
زیست مین تہی جسقدر وہ دلفریب / موت سی دونی ہوئی چہرہ کی زیب
منہ سی اوسکی غنچہ بہی شرمندہ تہا / رخ لبان لالہ درخشندہ تہا
لب سی ظاہر خندہ دندان نما / چشم سی غمزا عیان صد جفا
نرمی تن حال آگی سر بجا / گرمی حسن بدن رونق فزا
ہر سر مو بازبان بے زبان / کر رہا تہا زیست کو اپنی بیان

جبکہ پہنایا پسر کو کفن | اور دولہی ہوگئی اوسکی دلہن
چشم دل سی دیکہتا ہو کوئی | ایک ہی اوسمین نہ تہا مرنیکا
مرد مکی گشر میں یہ رونق کہاں | ایک تہا وہ دوسرا پنہان
غیرت حق نی زراہ جتیال | پردہ انکہون پر رکہا تہا اونکو
ادمی کو وہ ہی اتا ہی نظر | غیب سی ہی حکم اوسکو جسقدر
جو پڑی ہی بات تکو سمجہی پہلا | اونکی انکہون پر پڑی پردہ غیب کا
اسقدر تہی کثرت سینہ زنی | ہوگیا سینہ ہر ایک کا سوختہ
بادشاہ اور اقربا سب شاہ کی | پہوڑتی تہی غم مین سر دیوار سے
لی چلی تابوت کو گریان و زار | سوی مرقد با ہزاران اضطرار
اگی اگی نعش دختر کی روان | پیچہی پیچہی خلق با شور و فغان
چاک کرتی اور سر برہنہ پاو پر | خاک بر سر دوسری بی خبر
بحر حیرت مین زلیب تہی غوطہ زن | ہوگئی تہی گم جیاسی مرد و زن
اپنی اپنی حال مین ہر شخص تہا | مرد و زن رنج و بلا مین مبتلا
یہ غم و شیون جب اس سنول ہو | سمجہ لین حشر کو کیا حال ہو
جبکہ اسرافیل پہونکی صور کو | مرد و زن دی روح پہر اک زندہ ہو

تو تو ہی دانا و بینا و بصیر — تجھپہ روشن ہی میرا حال ضمیر

کچھ نہیں اسباب مین میری خطا — عفو کر یہ جرم میرا یا خدا

پہر بہت سی لعل و یاقوت و گہر — حلہ ابریشمین و سیم و زر

قبر پر اوسکی کئی شہ نی نثار — ہوگئی محتاج جس سی مالدار

اسقدر خیرات بی اندازہ کی — ہوگئی سب ملک کی مفلس غنی

جو کہ تہا قبضی مین شہ کی مال و زر — سب کیا خیرات اوسکی قبر پر

صدقہ ہی ہر درد و ہر غم کا علاج — قبر کی ظلمت کا ہی صدقہ سراج

چوب کا صندل کی اک صندوق تہا — جسکی اندر اوس سریر و کود ہا

قبر کی اندر کیا صندوق بند — تا نہ پہنچی خاک سی اوسکو گزند

تہا بدن اوسکا نفیس آئینہ سان — خاک سی اوسکو نہ تہا کچہہ بہی زیان

گرچہ ہی آئینہ رو پر غبار — اور ہوتا ہی زیادہ آبدار

تہی حقیقت مین وہ گنج بیکران — اسلئی زیر زمین پایا مکان

خاک مین دابی کو کرتی ہی نہان — سبز تا اوس سی ہو نخل بوستان

مستتر تہا دفن مین اوسکا بدن — سبز ہووی ادہم کی تا کشت امید

جبکہ گذری ہی رات پہر دو گہری — تب فرشتہ دفن سی اوسکی ہوی

جس طرح کہ قبر کی اندر ہو سپند
چہوڑ کر ہی مین انکو غم مین بہجان
کرتا ہوں اب حال ادہم کا بیان
دیر گذری ہی کہ وہ مرقد [illegible]
خاک و خون مین ای حسن ہی [illegible]

پہیلی کو لاش معشوقکی نکالنا قبر پہ پہونچ کر اور رکہنا اوسکا بن میں حجری کی اندر

دو گھڑی دن جبکہ باقی رہ گیا — آئی ادہم کو افاقت کچھ ذرا
ہر طرف دیکھا اوٹھا کر اپنا سر — کچھ نہ آیا غیر صحرا کی نظر
شہر کو دیکھا نہ وہ دربار شاہ — کہہ نہ در دیکھا نہ بزم و بارگاہ
تھا وہ از خود رفتہ و مدہوش عشق — پھر اوٹھا سینی کی اندر جوش عشق
جوش مستی میں ہوا ایسی گدا — شیر غران کیطرح اوٹھ کر چلا
پھر اوسی حالت میں با آہ و فغان — شہر کی جانب ہوا جلدی روان
پونہچا در پیش شہر کی جب گدا — دیکھکر کہنی لگی خلق خدا
جسپہ تو عاشق تہا اے مرد فقیر — لایا تہا جسکی لئی در شہیر
کر گئی وہ آہ سی انتقال — مر گئی وہ دختر نیکو خصال
دی ہی تونی کیسی اوسکو بد دعا — وہ گل تر جیسی پژمردہ ہوا
جسطرف جاتا تہا وہ مرد گدا — تہی ہر اک کی یہ زبان پر صدا

جبکہ حالت اوسکی ابتر ہوگئی — بوی الفت آگی رہبر ہوگئی
قطع جب ادہم نی کی تہوڑی سی راہ — اوسکی دلکو بہی ہوا کچہ انتباہ
مغز جا پہنچی آئی دہشت کی بالیقین — بوی مشک نافہ آہوی چین
گفتگوی مردمان بہی کچہ سنے — دور سی آئی نظر اک روشنی
پہر اوسی آہٹ پہ آگی بڑہ چلا — متصل اوس قبر کی پہنچا گدا
دیکہکر بیدار خلقت کو جوان — دور تر اوسنی درختون مین نہان
چہپ کی بیٹہا اک شجر کی آڑ لیکر — تا نہ اسکو پاسبان پہچان لین
دلکی اندر تہا وہی جوش و خروش — خوف سی ظاہر مین تہا لیکن خموش
گو نہین کرتا تہا وہ آہ و فغان — ہر بن مو سی نکلتا تہا دہوان
گذری اسحالت مین اوس پر نصف شب — صنعت حق نی کیا پیدا سبب
گرد اوس دیر کی جو تہی پاسبان — پونہچی اون پر فیض خواب [illegible]
کام جو کچہ چاہتا ہی کردگار — جمع ہوجاتی ہین اسباب کار
بسکہ کرنا تہا خدا کو کام کا — خواب کو اونپر مسلط کردیا
غلبہ خواب اسقدر اون پر ہوا — جاگتا اونمین نکوئی کہیں نا
ناگہان ہر اک ہوا بدمست خواب — دیکہی جسکو سو تہا بدمست خواب

عشق ہی ہر لحظہ جو یای وصال
سیر گاہ عشق ہین دونون سرا
لامکان سی ہی پری تا تحت الثری
دو حبیب پر ہوری کی
دیکہی بت عاشق کی کہو کر صبر و
حال کرا اوکو وہ خاک کا

٦٠

روح کو اپنی بہر طاعت کو کہٹا
دوست اور دشمن جدا ہی

جو کوئی کرتا ہی تعمیر بدن
اصل کا اپنی ہی بیشک بیخ کن

ہی یہی تن مانع وصل خدا
تو اسی کر تیغ سی لاکی فنا

گر یہ جرات ہو نہ تجہیں اے پسر
کثرت فاقہ سی اسکو سست کر

تا کہ ہو موقوف اوسکی بدرگی
مرکب شیطان نہو وہی شقی

نفس کیا ہی مرکب شیطان ہے
عاشق جسم و عدو جان ہی

گر کری تو جسم کو اپنی نزار
آدمی جیبہ قابو مین نفس ناری

تو کیا کرتا ہی جسم آراستہ
رات دن سو سو طرح پیراستہ

جسم تو شیدا ہی دل سی بعید
ہی یہی ایمان سترا اور دزد

منکشف کیونکہ ہو پہر راہ خدا
سوچ اس کہی کو تو پہر ہو

پاسبانونکو وہ غافل دیکہکر
پاس جیبی کی گیا آہستہ تر

چاک کرکی ہاتہہ سی اوسکی قبا
ڈہیری کی اندر گیا وہ بیکلت

پوہنچا اوہم قبر معشوق تک
باہزاران شادمانی وہ جو

نشاۂ الفت سی اکر جوش میں
لیکے اوسکی قبر کو آغوش میں

دم بخود حیران و ششدر رہ گیا
اوسکا دم اندر کا اندر رہ گیا

بند پھر صندوق کا تختہ کیا | قبر کو جا کر برابر کر دیا
رکھ کی اوسکی لاش کو سر پر چلا | آیا تھا جس راہ سی مرد گدا
لاش جبتک گھر میں اپنی ہم گئی | ایک چوکیدار نی کروٹ لی
کیوں نہو ہر شخص کو ہنگام خواب | اوسکی اوپر تھی یقین سر سنگ خواب
تھا قدیمی وہ جو ہنی کا مکان | بن کی اندر سب سی مخفے و نہان
بعد صد فکر و تلاش و رنج و درد | پوہنچا آخر اوسکا مسکن اپنی مرد
دشت و بن میں تھا الگ سب سی مکان | پھر اطمینان سی پونہچا وہاں
لاش کو سر سی اوتارا پھر یہاں | اپنی حجرہ کو بنایا بوستان
پشت اوسکی بھی لگا دیوار سی | سامنی اپنی بٹھایا پیار سی
شمع کر کی پھر وہاں جو شب تھی | ایسی کھنچی دلسی آہ پر شرر
آہ کیا اک برق آتش آ گئی | جس سی ہر لکڑی وہاں جلنی لگی
ہوگئی آتش وہاں جب شعلہ زن | بیٹھا اوسکی روبرو وہ خستہ تن
روشنی میں آگ کی یہ نیم جان | دیکھتا تھا حسن روی [illegible]
با دل پر درد و چشم اشکبار | دیکھتا تھا اوس پری رو کی بہار
گوری تن پر اوسکی وہ چیتھڑی | جامۂ شبنم میں گویا یاسمن

61

یار ہو کر شیوۂ یاری یہی [illegible]
ساتھ لیتا تھا مجھی [illegible] سفر
روح تیری باغ جنت کو گئی
[illegible]

تھی کسی ان دونون مین ہو ایسا ہم
آپ حسن کی لکہہ بہی یہہ دونون عشق دو بحال
قدرت حق صانع صنعت کی ہی باہر ہم
ای چوپہ دیبا کی اب دیتا ہی جم
قطرہ آب شبنمی سی پیدا ہم
پیدا پانی سی کی تابان کم

وارد ہونا کاروان کا اوس بن مین اور پانا ایک لڑکی کا ادہم کو

دیکھہ لیتی یہہ بھی میری بیکلی | تو بر آئی سب تمنا ہی دلی
اوسکو بھی شاید تھا کچھہ میرا قلق | ہوگئی جو دم کی دم مین جلکی خاک
کہا گئی اوسکو غم پنہان عشق | آتش الفت تف سوزان عشق
قتل ظالم تونی دونونکو کیا | اوس پریرو کو جدا مجھکو جدا
جان اسکی تو ہوئی تن سی بدر | زندگی مین مین ہون مردہ سی بدتر
یہہ تو مر کر ہجر کی غم سی چہٹی | تلملاہٹ مجھکو ہی تا کے جیے
وحشیونکی طرح اپنا ماجرا | کہہ رہا تہا اوس پریرو سی گلا
بازبان حال وہ دیتی جواب | عشق ہی اور سو طرح کا پیچ و تاب
مجھسی اپنے درد و غم کہتا ہی کیا | مرگئی مین تو تو زندہ ہی بجا
اس سی بدتر کیا ہی درد و رنج عشق | جیتی مین نے بازی شطرنج عشق
جی کو اپنی کر دیا اسمین فنا | مجھسی تو کہتا ہی کیا یہہ ماجرا
دیکھکر ادہم کی یہہ رنج و محن | ہوگیا بحر ترحم موج زن
دیکھکر اوس مرد کی دلکا قلق | جوش مین آئین غنا تہا اوسکا حق
جو کہ کرتا ہی خدا ہی وہ بھلا | کب پہونچتا ہی وہان وہم خیال
عقل سی باہر ہی جو ہی اوسکا کام | فہم سی برتر ہی جو ہی اوسکا کام

تجویز کرکی فصد لینا پہر بعد شفا کی ادہم کا اوس کی ساتہ نکاح کر دینا

ادہم ان باتونکی اندر محو تہا — باہر از درد و اندوہ دلکا
سب بیان کرتا تہا احوال دل — جسطرح زندیسی کہتا ہی کوئی
بہولکر ظلمت سے رہ کو کاروان — قدرت حق سی ہوا وارد وہان
متصل اوس سمت کی ڈیرا کیا — تہی جہان یہ دلربا اور وہ گدا
عزم تہا جاویگا گو جائی دگر — غیب سی اولکا ہوا آنجا گذر
لائی آنجا قدرت حق ناگہان — تہا کہاں کا قصد آپہنچا کہان
آدمی ہی بستہ حکم قضا — وہ لئی پہرتا ہی اسکو جابجا
کچہ نہین تدبیر اسکے کارگر — ہی یہ بس غفلت سی اپنی گو نظر
سکتی مین ہی دختر بیتلا — اور مقدر ہی اوسی نیی شفا
تربیت کا اوسکی یہ سامان تہا — غیب سی جو یہ سبب ظاہر ہوا
ورنہ کیسا کاروان کیسا طبیب — پردۂ ظاہر ہیں یہ اسباب ہی

تھا فلک سالا اسی کو کہا — جو یہاں دیکھا تھا نادر ماجرا
تھا قصا سی کا رفیق اک طبیب — حاذق و دانا و ہشیار و لبیب
لی کی ساتھ اوسکو ہمیشہ وہ گیا — سنتی ہی اس بات کی پہنچا وہان
تھی جہان وہ حور زادہ حور نژاد — پہنچی یہ دونون وہان مانند باد
تھی تامل بے توقف کی دوا — یہ کہتی روشن ہتی وہ آتش جہان
جا کی دیکھا فی الحقیقت ہی — جسطرح کہتا تھا وہ مرد
دیکھکر اوسحال کو ششدر — لب گزان حیرت زدہ مضطر
آئینہ سان شکل حبابی — ہو گئی حیران دونون دیکھکر
بولا آخر وہ حکیم نکتہ دان — رنگ مین مردیکی یہ رونق کہان
ہی جو رخسارون پہ اوسکی — یہ طراوت یہ لطافت یہ دمک
ہیہ بلا ریب یکسان مسکوت — سنگ مرمر مین ہی جو یہ مبہوت ہی
اسمین کوئی طور مرد کا — تیرگی کی رونقی صلا ہی نہین
نبض دیکھی بابن جا کر — رنگ و رو و لمس اور بشرے کا طور
چشم سی اوسکی اوٹھائی — روشنی مین دیکھی آخر مردمک
مردمک مین دیکھکر عکس — پاگیا واقف ہی اوسکا دماغ

علم ہمکو کچھ نہین اسبات کا | ہی تری احوال کا عالم خدا
ہی یہی سمجھا ہوا اپنا گذر | کچھ نہین اسحال کی ہمکو خبر
راہ گم کر کی ہما کاروان | قدرت حق سی ہوا وارد یہان
دیکھکر آتش کو روشن دور سی | آیا اک مرد آگ لینی کی لئی
تجھکو اسحالت کی اندر دیکھکر | اوسنی جا کر قافلی مین دی خبر
سنکی یہہ احوال ہم آئی یہان | عارضی سی تجھکو پایا نیمجان
ہمنی بیماری سکتہ جان کر | ہاتہہ مین تری لگایا نیشتر
تہی مقدر سکہ یون تیری شفا | فصد کا حقنی دی ہما کر دیا
ہم نہین کچھ جانتی اسکی سوا | کون تو ہی اور یہہ ہی کیا ماجرا
کر بیان اب ہمسی اپنی حال کا | گذری کیا کیا تجپہ سیر اور بلا
نام کیا ہی کون ہی ترا پدر | کون سی ہی شہر مین تیرا گہر
کر بیان کس گلستان کا گل ہی تو | پائی ہی کس بوستان مین رنگ و بو
جب سنی ادہم نی اونکی گفتگو | خارسی نکلا سراپا جستجو
پاس آکر پاسنی انکا کلام | مطلع ہو حال مخفی پر تمام
ظلمت شب مین ہوا پایا گہر | اونکی باتو نکو وہان سنسان کر

رفع ہو جاتی بدن مین سی بلا
جبکہ یہہ ادہم نی دیکھا ماجرا
پاس اونکے شادمانی سی گیا
بر طریق سنت خیر الانام
جا کی ادہم نی کیا اونکو سلام

ہے یہ کس گلزار کا سرو رواں | رونما جسکی ہے بستا جہان
یہ زمین پر اختر تابندہ ہے | جسکا ہر اک ماہ سیما بندہ ہے
چاہیے کرنا بیان احوال کو | تا تسلی دل بیتاب ہو
عشق کا اول سی تا ماجرا | من وعن ادہم نے ظاہر کر دیا
حال شہ او ظلم و بیداد وزیر | سو تیسو لنکالانا اور وہ دار و گیر
اوسکا مرنا اور رکہنا قبر مین | کہینچا رنج و دہشت صبر مین
قبر مین سے لانا اوسکی لاش کا | دو برس رہنا بلا مین مبتلا
سو ہوا ہے تمامی داستان | تہا جو کچہ گذرا گیا بالکل بیان
سنکے وہ حیران و ششدر رہ گئی | کہنے لگے بس اللہ اکبر کہہ گئے
عشق کی صنعت سے حیران ہو گئے | دو نو تکو سکتے کی حالت ہو گئے
عشق کی صنعت گری ہے بیشمار | عشق کا ہر دم نیا ہے کاروبار
عشق کی تاثیر ہے حد سے فزون | لکہنی اور پڑہنی سے خلقت کی ہے سرنگون
ہے یہ ساری عشق کی صنعت گری | دختر شہ پر جو کچہ طاری ہوی
شاہزادی پر جو گذرا ماجرا | جذب قلبی سے یہ ادہم تہا
عشق کی اندہی قوت بیشمار | عشق پر سان ہے سب کا دیار

لذت دنیا سی دو نسی گذر | یاد حق مین باندہ چست اپنی کمر
دم جو این باقی ہین انکو گنوا | لیکہ اس درویش سی راہ خدا
جیتی جی تو اپکو مرا بنا | خاک مین اس جسم خاکی کو ملا
کر سہی درویش اپنا کاج | دونو عالم مین ہوتا تجکو فلاح
پہر کہا تاجر فی ای نیکو خصال | ہوگیا معلوم تم دونو کا حال
گذری تم دونو پہ جو جو کچہ بلا | ہوگیا دریافت ہمکو ماجرا
کی دوبارا زندگی حق نی عطا | ہی بڑا یہہ لطف و انعام خدا
گر ہوئی زندہ یہہ سنگ سی پری | زندگی تیری بہی پہر شوا ہی
گو کہ ظاہر مین قضا سی کی فنا | اسکی بچنی کا سبب تو ہوگیا
فی الحقیقہ لیک اسکی زندگی | زیست کا ساماں تری ہوگئی
اب کہو تم اپنی دلکا مدعا | دونو شخصو تمکو ہی اب منظور کیا
شام کو جاتا ہی اپنا کاروان | گر تمہین منظور ہو چلیا وہان
کار وہین کیجیئی رنجہ قدم | دونو کی خدمت کرینگی فلسی ہم
ورنہ ہو چلنا وہان مد نظر | جوارادہ ہو ہمین اگاہ کر
دست بستہ ہوکی دہم نی کہا | ای شہ مہمان نواز و باسخا

وقت رخصت ہو گئی ادہم نی کہا
عاقل میرا سبب ... پہر قدا
بڑی خدمت سی ہی میری ...
گر اپنا ماتا ہو مین ... سے
سطرح دو نو مین ایجاب و قبول
ہو گیا پہر گواہان عدول
اور کئی پہر رخصت ہوی دو نو عروس
کاروان مین آئی وہ دو نو عروس
بحر حیرت مین ولی ہو یکسر غریق
ہو گیا آتی ہی مین ہر کام ...
دل سی معتقد ہوا ہر ایک ...
کہن کر اسکا کاروان آگی گیا
رہی ادہم وہان اور دریا
حسن سی اوسکی وہ جنگل ...

ہاں مگر ہو لطف اوسکا دستگیر / خاک تیرہ کو کرے بدر منیر
پوچھا پہر تاجر نی اےجان جہان / دختر زیبندہ و شاہ زمان
اپنی رحمت سی خدا نے پہر ملا / کی دوبارہ زندگی تجکو عطا
لیک یہہ درویش ہی شرط وفا / عشق مین جو چاہیے لایا بجا
ہی مقدر گو کہ تیری زندگی / پر بجا لایا یہ شرط زندگی
تجہ پہ یہ سو جانسی مفتون ہے / عاشق سرگشتہ ہی مجنون ہے
گر نہ یہہ درویش کرتا جستجو / ہوتی زندہ کسطرح دنیا مین تو
لا بجا کچہ تو بہی اب شرط وفا / ہجر مین اسکو نہ دیوانہ بنا
سر جہکا کر شرم سی وہ مہرو / بولی تاجر سی کہ اے فرخندہ خو
تیری کہنی سی نہین مجکو عذر / کرتی ہوں ہمسر و مفلس کو قبول
مہر میرا اوسکی ذمہ ہی یہی / میری خدمت مین ہی یہہ جلیس
جانلی یہہ ہی خدا شاہد اسکا / ہو نہ سر زد پر خلاف طبع کا
حکم کو میری بدل لاوی بجا / جو کہوں مین ہو نہ فرق اسمین ذرا
عقد مین کرتی ہوں اسکے اپنی آپ / چاہیے مجکو نہ لعل و سیم و زر
تم ہو دو نو عقد کی میری گواہ / تا ہوں تا خوش مین پیر الہ

لطف اوسکا عاشق بیدل پہ تہا	زخمی دل دادہ بسمل سی جدا

مدت تک رہنا جنگل مین ادہم اور اوس ماہرو کا پیدا ہونا اور پرورش پانا ابراہیم فرخندہ خو کا

الغرض وہ ادہم فرخندہ فال
جان و دل سی تہا پرستار جمال
سدہ بدہ نکچہ تنگی کی کچہ خبر
وصل مین بہی اوسکی تہا حال گدا
گر وہ ہوتی پاس سی دم بہر جدا
حاضر خدمت ہی ہتا تہا بجا
صحبت ادہم کا آخر اسقدر
روز و شب کرتی ریاضت بیشتر
صحبت صالح ہی ہی اثر کیا

ہو گیا وصلت سی بیگانگی نہال
رات دن محو تماشا ہی لگا
رکہتا اوس بت کو سدا پیش نظر
جسطرح ہو مرغک قبلہ نما
لوٹتا یہ ماہی بی آب سا
پیچہی پیچہی مثل سایہ جا دلا
شاہزادی بہی ہوا دلپر اثر
تہی وہ مصروف یاد کردگار
جس سی ہو قلب کو ہی صفا

کون ہی بہی اوسکو جز مرد خدا
ترک لذت مین جی جو لطف ای نگار
خاک تو بجا تو وہ ہوا انگار
ہی جہان ویرانی ظاہر عیان
ہی وہان آبادی باطن نہان

[illegible]

نوجہینی جب ہوئی اوسپر بسر | قدرت حق سی ہوا پیدا پسر
شکل اور صورت مین وہ بدر منیر | سیرت و معنی مین مہر بینظیر
رنگ ورق یا بان بیان ابن عوان | تہی سعادت اوسکی چہری سی عیان
تہی فدا اوس نونہال سعد پر | جان و دل سی دو نو مادر اور پدر
ہوگیا شست و بیابان غرق نور | تہا نمایان قدرت حق کا ظہور
مفلسی مین تہا وہ شاہ دو جہان | فقر مین بہی تہی غنا ہی دل عیان
مرد کامل کو تو توسمجہی فقیر | ہی نظر بندی یہہ ہی مرد خبیر
ہی وہ شاہ دو جہان بحر و بر | تو جسی سمجہا ہی مفلس اے پسر
غیب سی آتا ہی رزق اوسکو سدا | حاجتین کرتا ہی اونکی جو روا
گرسنہ سو وین اگر مردان حق | غیب سی آتی ہین کہانکی طبق
پر شکم اوٹہتی ہین فرش خواب سی | اونکو استغنا ہی نان و آب سی
حکم مین اونکی ہین یہہ سنگ و شجر | چوب و باد و آب و خاک خشک و تر
حقتعالی جسکا ہو خدمت گذار | حشمت دنیا سی کیا اسکو ہو کار
اسلئی کہتا ہوں تجہی اے یار فضل | تا کہ آوی اس سی شاید تجہکو عقل

حکایت ایک درویش کی

۷۰

شہر جسجا کو سمجھتا ہی بشر
ہی وہ ویران معافی سربسر

ہو جہاں جمعیت خاطر ورے
شہر ہی صحرا ہین وہ ای

تو جسی سمجھا ہی بینا ہی وہ کور
تو اسی کہتا ہی جسکو ہی وہ چور

تو جسی سمجھا ہی خوار و مستمند
ہی وہ شاہ کامران ضا

قند تو سمجھا ہی جسکو ہی وہ زہر
رحم تو کہتا ہی جسکو ہی وہ قہر

اہل کی فرمائی ہین خیر البشر
دی حقیقت کی ہمین یارب خبر

یعنی ہر شی کی حقیقت جو کہ ہے
ہم پہ واضح کر دہی دادار حی

تا کہ ہم سمجھین کہ یہ تریاق ہے
اور یہ مار گزندہ عاق ہے

نیک کو ہم سمجھین نیک اور بد کو بد
یہ بستہ کہولدی وہ صمد

آدمی جب وقت کرتا ہی گناہ
اوس سی ہو جاتا ہی یہ راہ

اور ہی کچہ اوسکو آتا ہی نظر
کور و کر ہو جاتی ہین چشم و بصر

دور شہوت کا ہوتا
مادہ نر کو وہ سمجھی

بعد رشوت کی رہی وہ جس اگر
تو ہو قاضی حکم مین کیون

طمع گر اوسکو نکر دی بادلا
تو کری قزاق کیون خون گدا

حرص گر اوسکو نکر دی صاف کور
نقب پہر کیونکر لگا وی

[illegible]

عشق ایک دولت ہی سو کہی ہی کیا
بیکسی کو وہ تنہا ہی ہی بسا

تا ابد سرسبز ہی گلزار عشق
عقل سی باہر ہی کاروبار عشق

وہ ہی جانی اس ستر پنہان کا راز
عشق کی جس دل میں اندر ہو گداز

عشق حق ہی نردبان آسمان
عشق حق ہی قوت جان و روان

عشق حق ہی جان پاک انبیا
عشق ہی روح و دل اولیا

عشق ہی بیمار ہی لکا طبیب
عشق ہی تریاق فاروق عجیب

گر عطا دلکو ہی میری نور عشق
شیشۂ دل میں ہو آب و رنگ عشق

آتش الفت سی کر دلکو کباب
جس سی ہو برق طپاں دلکو حجاب

گر وہ گریۂ چشم کو میری عطا
جس سی شرمندہ ہو ساون کی گھٹا

گریہ و زاری سی کیا کچھ ہی کمال
جو ہی کرتا ہی مولا سی سوال

دی مجھی قدرت سی اہی ذوالجلال
آنکھیں ایسی درد سی برسا کریں

گر مجھی ہی چشم گریان وہ عطا
رو کی سو دل غم سی ان ندیوں بہا

دلکو یا رب دی میری کیسی طپش
جس سی جل کر خاک ہو سارا وجود

ہیں رسول اوسکی محبت و فنا
تن ہو جس کی تنہا ہی ہی

تو نی تنہائی میں ڈالا ہی مجھی
اپنی وحدت سی لگالا ہی مجھی

[illegible]

۱۷۳

تا کہ لاوی صرف مین سرمایہ | حاجتین اس سی کوئی پائی نہ
دیکھکر درویش خاموش ہو رہا | ملتفت ہرگز نہ او وہ کچھ ہوا
بوریی کی نیچی تہ تک طلا | رکھہ گیا تھا جیسا ویسا رہا
بعد مدت کی جو آیا وہ امیر | دیکھا پہلی سی زیادہ تر حقیر
حال کچھ تغیر نہ کچھ بہتر ہی | ہی وہ پژمردہ بہت سا اور
دلکی اندر آیا اوسکی یہ خیال | یا الہی کیا کیا اسنی وہ مال
تب پر اپنے صرف کرتا گر وہ مال | مضمحل کیون ہوتا مانند ہلال
اہل دنیا پر قیاس اوسکو کیا | کیونکہ راز غیب سی واقف نہ تھا
بل تردد آدمی ناشناس | غیر کو کرتا ہی اپنی پر قیاس
ہی یہہ کم فہمی سراسر | کرتی ہی جو ابنیا سی ہمسری
وہ تو تنہا ہی فوج بیکران | اوسکی قبضہ مین ہی ملک جہان
اپنی فرعونی سی موسی کو ضعیف | جبتی سمجھا ہو گیا زار و نحیف
چشم ظاہر بین مین ہی لکڑی عصا | ہی حقیقت مین اگر نہ اژدہا
اس تردد مین ہوا جب وہ امیر | خطرہ ہی پر وقف ہوا اوسکی ضمیر
اوسکا دل آئینہ شفاف تھا | معدن نور و تجلی و ضیا

متصل سیری ہوا ہی مرد نکو | منکشف تا تجہپہ از غیب ہو
آیا جب نزدیک اوسکی وہ جوان | اس گدائی پہر سرا ہی امتحان
اوڑہنی کی اپنی پہلی سی ردا | سخت کہنہ پارہ پارہ جا بجا
وہی اوڑہا اوس مرد حالی کو | رمز درویشی سی تا آگاہ ہو
مفلسی میں مفلسونکو ہی غنا | بیکسی میں بیکسونکو ہی مزا
خاکساری میں ہی سرداری انہین | خوار رہنی میں ہی سالاری انہین
اوس جوان نی جبکہ اوڑہی ردا | یہہ تصرف مرد حق کا کچھ ہوا
اور ہی عالم اوسی آیا نظر | ماہ و خور کی جس سی ہو خیرہ نظر
ملک غیبی کی جو دیکہی زینت و فر | بحر حیرت مین ہوا یکبار غرق
درنہی دریا مین ہی وہ تابندگی | ماہ و خور کو جس سی ہو شرمندگی
لعل و الماس و زمرد سیم و زر | تہی خزف ریزی سبہی اوسکی بجا
آسمان سی تا زمین سب غرق نور | قدرت حق کا نمایان تہی ظہور
جان نہ قالب مین نہ قالب سی جدا | تہی خودی و بیخودی سب سی جدا
جسم اوسکا تہا جو ناپاک و کثیف | ہو گیا مانند جان پاک و لطیف
ہر بن مو سی نمایان روشنی | محو مطلق ہو گئی کبر و منی

[illegible]

٧٥

حلہ ستبرق و ابریشمین | بر مین ایسا تہا کہ دیکہا ہی نہین
جسکی قسمت ہی خراج سلطنت | رونما جسکا ہی باج سلطنت
سر پر اوسکی تہا جڑاو ایک تاج | رونما جسکا ہو دنیا کا خراج
حور و غلمان باہزاران آب و تاب | دست بستہ ہین کہڑی پیش جناب
دیکہکر یہہ وہ جوان خوش ادا | روبرو اوسکی کہڑا جاکر ہوا
با ادب اوس سی کیا جہککر سلام | بر طریق سنت خیر الانام
اوس سے جب درویش نی ہنسکر کہا | غور دلمین کر ذرا ای مبتدا
عیش کے اندر گدا ہی یا امیر | اہل دنیا ہین غریب یا فقیر
تنگدستی اونکی ہی عین غنا | فقر مین رکہتی ہین جاہ و ثنا
خاک اونکی ہاتہ مین ہوتی ہے زر | سنگریزہ لعل و یاقوت و گہر
ہیچ ہین جو ہی فقیر اونکی سرا | اوسکی لذت کو اگر تو جانتا
دیتا ان نعما سی دنیا کو طلاق | ہوتا رکہتا سیم و زر کا تجہہ اشتیاق
سر از باطن سی جو تو ہی بی خبر | اصلی ہی جو لعل و سیم و زر نہ
گرچہ یہہ سر قابل افشا نہ تہا | لیک مینی اوسکو تجہہ پر وا کیا
تاکہ ہو موقوف تیرا اشتباہ | اور حاصل ہو تجہی کچہ انتباہ

مال و حشمت چھوڑ کر آخر سوا | وہ جوان ہی طالب راہ خدا
دیکھی سب راہ خدا میں مال و زر | کار دنیا سی ہوا وہ بیخبر
دیکھکر اس عشق کو نا پایدار | خدمت درویش حق کی اختیار
صحبت کامل ہی بہ اکسیر | جسم تیرہ جس سی ہو پر انوار
ای حسن اب پھیر گھوڑیکی عنان | جو رہا ہی حال وہم کر بیان

ہفت سالگی کو پہنچا ابراہیم کا مکتب میں قرآن پڑھانیکو بٹھانا

جب ہوا پیدا وہ فرزند رشید | ہو گیا وہ روز اوس پر روز عید
بلکہ ہم طرز خلیل اللہ تہا | نام ابراہیم اوسکا رکھدیا
صورت و سیرت میں ہم طرز خلیل | سچ یہی ہی عاشق سبحان جلیل
اولیا کی روح کو روز ازل | کرتا ہی پیدا خدا عز و جل
بر صفات انبیاء و مرسلین | تا رہی محکم سدا دین مبین
روح پیدایش میں ابراہیم کی | پیرو روح خلیل اللہ تہی
اسلئے اوس ذات کا ہر شغل و کار | حق میں تہا اوس طفلگی یا بہار
اولیا ہیں انبیاء کی ہمقدم | اسلئے فرماتی ہیں خیر الامم
اولیاء امت کی میری بالیقین | ہیں مثال انبیائی سابقین

ہی محیط اول عدم ہر چیز کو — جب خدائی جا بجا موجود ہی

کہلے وہ لبیک پہر کیف و کم — رکہتی ہی نفس نباتی مین قدم

جب قدم سی ہوگئی اوسکی نمود — حکم حاکم سی چلی سوی وجود

حکم اگر پہنچا کہ جیوا ہین جا — تب قدم اوس خیر نی آگی دہرا

اگی رہتی ہین حیوانات کے — اور سی زمرے مین انعامات کے

پہر ہوا او سیر جو لطف تیز کے — نفس انسانی مین داخل ہوے

رتبہ انسان جب داخل ہوے — گونہ قربت پہر اوسی حاصل ہوی

آدمی کو نسبت گاو و شجر — بیگمان ہی قرب حق سی بیشتر

کیونکہ کرتا ہی اوسکی نمیز — دیکہہ اسکو مین کہولکر قرآن

جوکہ ہین اوصاف ذات کبریا — آدمی کو اوسی حصہ ہی ملا

اوسکی اندر یعنی وہ مکتوم ہین — اور اس نعمت سی سب محروم ہین

ذاتی ہین سارے صفات ذو الجلال — ہر صفت ہی وسین بر وجہ کمال

ہین صفات آدمی سب عارضی — قدر سکی جو صلی کی آہی و

انکے آگے اسکو کچھ نسبت نہین — عارضی ذاتی کو پہنچی ہی کہین

گونہ پر تو انکا لیکن ہی قبا — اسکی اندر ہی خدائی رکہدیا

۷۷

قوت تعقل و اعتقاد و ذکر

ذکر قلبی تا رہی جاری سدا

قوت متذکرہ سی مطلب یہ تہا

صرف تونی سمجھ لی انکو کیا — دیکھی تا تیرا ہوا سنجام کیا
اب کرون خاصہ ولایت کا بیان — کھول تو بہی ہی برادر گوش جان

بیان ولایت خاصہ اور اوسکی مرتبت کا

طبقۂ انسانین جو فضل ہوا — ساری موجودات سی فاضل ہوا
لیک یہہ فاضلیت مستتر — امتیاز و قابلیت مستتر
تخم کی قوتین ہین یا شجر — ہیگیان موجود سب اوز دگر
جب مشرف تو ہوا ایمان سے — ہوگیا ممتاز ہر انسان سے
قرب حق فی الجملہ حاصل ہوگیا — حلقۂ ایمان مین شامل ہوگیا
کھولکر تو اگلی اپنے گوش جان — سن ذرا ایمان کا بھی کچھ بیان

بیان اوس ایمان کا جو عند اللہ مقبول ہے

رکن پہلا ہی یاں اقرار زبان — قلب کی تصدیق بیشک رکن ثان
جسم ایمان ہی فقط قول لسان — جان ایمان ھی یقین ای مہربان
گر یقین دلمین تری آیا نہین — کام کب آتا ہی وہ ایمان کہین
لاکھ تو منہہ سی کلمی کو پڑہا — گر یقین دلمین نہین کس کام کا
قول کا جبتک نہو دلمین یقین — وہ قبول اللہ کی آگی نہین

یہہ ہو تجھین تو مومن اے اخی / گوشت کہاتی ہی نہین ہو ناگہی
ہین خورندہ اسکی صدہا جانور / گرگ و روباہ و پلنگ و شیر نر
عظمت حق حسب خیر المرسلین / اسطرح جب ہو کسیکو دلنشین
تو وہ بندہ مومن کامل ہوا / نور ایمان قلب مین حاصل ہوا
جیت اگر ایسا ہو ایمان بشر / اوسکی غیر اللہ پر کب ہو نظر
غیر جائز کو جو سمجھی کار دین / آخرت مین ہو شمار خاسرین
ہی نہین ایمان انکا دلکی بیچ / دل سی تو ہو تابع حکم خدا
آگ مین جلنا کری تو اختیار / برخلاف امر حق ہووی نہ کار
جب یقین دل ہوا اسطرح چست / جب ہوی اسلام کی تیری درست
ہی یہہ ایمان باعث قرب خدا / نور اسکا ہی ترقی پر سدا
جسکو اس رتبی کا ایمان ہی نہین / وہ حقیقت مین مسلمان بھی نہین
اسکو سمجھا ہے مومن ہر بشر / اصل سی ایمان کی ہی بیخبر
ہی ولایت اور صلاحیت تو دور / پہلے تو مومن تو ہوا ہی بے شعور
نور ایمان سی ہو گر دل منجلی / اب تو اس قابل ہوا تا ہو ولی
لایق قرب خدا عز و جل / ہو گیا تو گر کری اچھی عمل

پھر اوسی کہا لی نہ بیتی کی خبر
مرگ کا ہونا ان نہ جیتی کی خبر
اوس کو پہر زیستی آتا ہی نظر
وزاں جی حسی ہو تیرہ بصر
وہاں نہیں ارشاد و تعلیم و طریق
[illegible]

دین و دنیا وہ لوٹتی [illegible]
رشتہ الفت میں وہ ہم [illegible]
طالب معشوق جویای وصال
[illegible] نہ مذہب اور ملت سی [illegible]
[illegible] وہ مجھ کو ہمت روی [illegible]
کام کا اونکی نہیں کچھ [illegible]
دولی میں عشق کی ہو ہائی [illegible]

تھی ہدایت کی فلک پیرہ نجوم — شمس سح معرفت بحر العلوم

کہانا پینا سونا اوٹھنا بیٹھنا — ملنا جلنا پہرنا ہی فنا

اونکی جو افعال تھی مرغوب تھے — وہ عبادت میں سب محسوب تھے

تھی نہ کچھ کشف و کرامت کی تلاش — کیسا بلکہ تھے فقط اونکی معاش

اتباع شرع تھا اونکا شعار — تھا ہر اک انہیں دلی نامدار

اونکی طور اور طرز پر ہیں جو بشر — وہ ولی بیشک ہی ہی نیکو سیر

ایک چلنا شرع پر آسان نہیں — راہ پر بیٹھا ہی شیطان لعین

شیخ پر اونسی ہی مشکل راہ ہم — پڑتی ہیں لمیں ہزاروں اشتباہ

کر دیا تحصیل تفسیر و حدیث — وہ ہو تا ہے شیطان خبیث

پیروی نفس و دن سی گذر — نور ایمان تا ہو تیرا جلوہ گر

ہیں اسی رتبہ میں عالم بیشمار — نفس کے خواہش ہو جنس عیان

گر ہو وہ طالب تعظیم و زر — جان او ہیں کیا جمع اہو

صحبت اونکی بہتر از طاعات ہے — خدمت اونکی بہتر از طاعات ہے

دوسری قسم ولایت کی جسکا نام ہی ولایت عشقی

دوسری عشقی ولایت ہی لگا — جسکا کچھ سب سے الگ ہی کا دہا

[illegible]

اس سبب ہی صوفیونکا یہہ مقال ۔ علم باطن کیا ہی تشبیح خیال

قوت تخیل اپنے صاف کر ۔ غیر واحد تا نہ آوی کچہ نظر

کو ولی یہہ شخص ہے بینا مگر ۔ فایدہ باقی ہین کم اس سے بشر

شرع کی اندر وہی خیر نہا ۔ فایدہ جس شخص سی ہو بیکیا

گر نہین غیر ونکو اوس سی فایدہ ۔ رہتی ہین وہ کم ہی اور روشنی فا

فایدہ اوسکا ہی اپنی منحصر ۔ ہی خزینہ خاک مین پر مستتر

خاک کی اندر اگر رہا ہو چھپا ۔ تو بھلا وہ زر ہی کسکی کام کا

گنج ظاہر ہے ولی احمدی ۔ جس سی ہر اک کو ہی فیض سرمدی

فیض ظاہر اونکی ہی بی انتہا ۔ سلسلی وہ ہین ہر اک مقتدا

راندل وہ وعظ او تلقین سی ۔ امر معروف امر دین مین

اونکی ہمت سی ہمیشہ تا قیام ۔ دین پیغمبر کو رونق ہی مدام

تیسری قسم ولایت کی جسکا نام ولایت روحی ہے

ہی ولایت ایک روحی ای بشر ۔ ہی یہہ سب قسمو نسی اپنی تر

اول تکوین مین روح اونکی ہو ۔ اور اراد و حسنی ہی لہد کی

دخل اسمین کسب کو ہرگز نہیں ۔ ہی عطا و داور با لعالمین

رضی حق پر ہی جو ہی اسکا کار
نفس کے خواہش سی وہ بیکار ہے
گو کہ ہین ظاہر مین ہمشکل بشر
ہین مثال گوی در دست قضا

قول و فعل ظاہری ہی مستعار
مثل تیشہ فی ید النجار ہین
ہین فنا فی اللہ لیکن سر بسر
تابع تسلیم چوگان رضا

چوتھی قسم ولایت وہبی ہی کہ شخص کامل کے زور اور قوت سی عاصی ولی ہو جاوی

نام چوتھی قسم کا وہبی ہوا
قوت باطن کی اپنی زور سے
زور سی اسکی صفائی قلب کو
جسطرح کرتے ہے جیر اکسیر
اسطرح اسکی تمامی سیئات
بخل حرص و طمع دنیا یکبیک
صاف ہو جاتا ہی یہہ مرتا ل

ایک سی یعنی ولی ہو دوسرا
اور کو اپنی طرف وہ کھینچ لی
بی ریاضت اور بی محنت کئی
پارہ ہبقدر ہس کئی ن
نیکیان ہوتی ہین ہی نیکو
دم مین روح سینہ سی ہوتی
نفس امارہ سراپا مضمحل ہ

کر ریاضت سے بدل شکل ہلال
لذت دنیا سے دو پر خاک ڈال

چھوڑ دے تو راہ ہی نفس کے
کہ فقط اس رہ مین اونکی [illegible]

اولیا کی راہ حق مین جو کیا
کر او نہین محنت کشی مین [illegible]

تا کہ ہو تجھ مین بھی پیدا نور غیب
قلب مین تیری ہو پیدا نور غیب

لغو ہے ظاہر کا ورنہ اعتقاد
اس سے بر آتی نہین تیری مراد

ہے ادب ظاہر کا زندگی لیے
تا کہ دل دیکھے سے اونکی خوش رہے

ہے ولی کے روح زیر عرش پاک
قبر کی اندر ہے چوب جنت و خاک

روح کا اونکی ہے علیین مقام
ہے وہان عیش و طرب بالدوام

ہے پرستش قبر کی بیفائدہ
قومہ و جلسہ ہے سب بیقاعدہ

تو کہین ہرگز نہ اپنا سر جھکا
غیر حق سبحانہ جل و علا

اسکے آگے پشت تو کرتا ہے کیون
وہان نہین جز سنگ و خشت اے [illegible]

قبر پر جانے مین ہین دو فائدہ
ایک تجھے موت یاد اوسے ہے

دوسرے مردے کو ہو کچھ فائدہ
گر کرے تو اوسکے حق مین کچھ دعا

فعل اوسکی ہو گئے ہین منقطع
فعل سے تیری وہ ہووے منتفع

موت مین جو فعل مردا کر گیا
اب نہین ہو سکتا کچھ اوس سے سوا

۸۳

ہیں ہزاروں عالم اس میں بہتا | اوسکی اجزا میں ہیں مخفی
کیوں ہی پہرتا دیکہتا دیر وکنشت | خانقاہ و مسجد ہی نیکو سرشت
دل ہے دلمیں جستجو و سیر کر | قطع حب جا و ترک غیر کر
ہی اگر یوسف تو ہی اس چاہ میں | منفعت گر ہی تو ہی اس راہ میں
ہی اگر زندان یوسف تو ہی دل | ہی اگر ایوان یوسف تو ہی دل
ہی زلیخا یوسف مصری یہاں | تو گیا ہی دیکھنی اوسکو کہاں
دلکی ہی اپنی ذرا تو سیر کر | جلوۂ دلدار تا آوی نظر
گر اگر سکے صفائی ہو سکی | زنگ کہو سکا اگر تو کہو سکی
جو خلاف امر حق ہوتا ہی کار | ہوتی ہی دلپر سیاہی آشکار
اسطرح ہر لحظہ پردی تو بہ تو | قلب پر پڑتی ہیں تیری تو بہ تو
تو ہی ان پردوں سی تنہا بیخبر | غیر کی پیچھی ہی پہرتا دربدر
غیر سی پردی ہوں کیونکر دور | ہی یہہ تا دل تیرا ہی مشغول
خالق افعال گو ہی کردگار | کسب میں بندی کو ہی کچھ اختیار
کسب میں ہی دخل تجکو اسقدر | غیر میں بھی ہی ھی اچھی خبر
ہی مگر توفیق کا مالک خدا | گر وہ چاہی دی تجھی رستا بتا

چاہو تم مجھ سی ملن راہ ہدی
ہی اگر منظور اگر قطع سفر
تو قدم رکھہ اپنا سیدھی راہ پر
سورۂ الحمد میں حق ای فلاں
چل تو اونکی رہ پر ابراہیم و

٨٥

ایت قران دیا قول رسول — جان دلسی ہی کرد و نون قبول
ہی جو کچہ مرد خدا ای مرد دین — ہی ہی مردود شیطان لعین
تا سخن کو وہم کی جڑسی اوکہا — ہی یہان شکی کی اوچل ہی بہا
چہوڑکر قصہ کو ادہم کی حسن — تو بیان کرنی لگا سازِ سخن
اسکا کچہ پایان نہین ہی نہ سر — قصہ تو ادہم کا پہر آغاز کر
ضبط کر لین ہی گر خوش ہو خردمند — تا مخاطب کی نہ کم ہوجا ہین ہنر
سامعونکی حوصلی پر کر کلام — تا کہ لغزش مین نہ اوی فہم عام
الغرض بابا پ ابراہیم کی — دیکہکر اوسکو نہایت خوش ہوی
شکل و صورت مین وہ تہا ایسا یکی — تہا جسکی ہون ماہ و مشتری
صورت و سیرت مین یکتا دیکہکر — خوش ہوی لقصہ مادر اور پدر
شغل تنہائی مین اونکا وہ ہوا — لائی دلسی شکر ہر دانکا بجا
جب عبادت سی اونہین ہو تا فراغ — دیکہکر بیٹی کو ہوتی باغ باغ
دو برس پورا کیا جب ہو گیا — اور غذا قی الجملہ وہ کہانی لگا
غیب سی آنی لگی نادر طعام — قدرت ایزدی سی اوسکو بدوام
اوسکی برکت سی لگی اشجار سی — اچہی اچہی صنع کی شیرین ثمر

اوسکو صورت مین شبیہ دیکہہ یاد آئی
پائی ہر عصا مین اوسکے عیان تاری مکان
[illegible] خاطر شفیق پیر سے ولیکن لپٹ کو الفت و پیار
بادشاہ ابراہیم پر اوسکی [illegible]
شفقت سی [illegible] طفل کا

الفت قلبی سی اپنی بالدوام
تہا ہی ہر روز اوہم کا شتغال
تہی بس شفقت اونہیں کی انتہا
ہو گئی اسطور پر مدت بسر
شاہ ملک بلخ کا ظل الہ
بادشاہان سپاہ ہیکران
گذرا اوس مکتب کی آگی ناگہان
بادشہ کی جب پڑی اوسکی صدا
کرکے اوسجا ہی گہوڑیکو کہڑا
فصیح الفاظ اوسکی حد و شدید
تہا ہمیشہ سی طریقہ شاہ کا
سنتا پڑہنا جا کی ہر اک طفل کا
آتا پڑہنا جسکی خاطر مین پسند
دیتی زر اوستاد کو شاہ انکو
ہر پیادہ عادت معہود پر

پھر اونہیں لیتی کو تا وقت شام
آتی جاتی شہر مین بالاضطرار
تہا رنا جانا دلبر شاق تہا
ایکدن ناگاہ از حکم قدر
کار فرمای جہان و دین پناہ
بادلیران و امیران زمان
مصحف ابراہیم پڑہتا تہا جوان
دلپر اوسکی کچہ اثر شدید اہوا
پڑہنا ابراہیم کا سنتا رہا
ہو کے عشق کرگیا ہر دو خرد
جسجگہ مکتب سرہ دیکہا
کرتا پہر انعام ہر ایک کو عطا
اوسکو دیتا لفافہ اور روپی دو
چہٹی دلواتا تہا پہر طفل کو
آتا مکتب مین شہ عالی گہر

ہو گیا بیتاب و طاقت بادشاہ
گود مین اوسکو لیا با درد و آہ
غم مین اوس دختر کی وہ بہان
بہد روکر یارب الامان
یاد آئی اوسکو وہ شبیہ ق[illegible]

۸۶

[illegible]

ہر بشر کی ہی جو دلمین اضطراب — پہنچتی ہی اوسکو پنہانی عذاب

رشتۂ الفت سی بستا ہی بندہا — جزو بہی کل کے ساتہہ ہی جدا

جزو تن کو ہی جو کل کے ساتہہ ربط — ہی کشش سی اوسکی تیری عقل خبط

ہی غفلت سی تجہی یہہ گمان — مجکو ضعف قلب و معدہ ہی یہان

کیا ضعف معدہ کیا درد جگر — ہی کشش یہہ اصل کے اہی بیخبر

کر تو پہلی اپنی غفلت کا علاج — ہی یہہ سب بیماریونسی لا علاج

جذب سی کل کے بہین ہیں دم بدم — ہوتی ہین اجزا ہر اک عنصر کے کم

جاتا ہی ہر جزو ملک کیطرف — جسم تیرا یون ہی ہوتا ہی تلف

چاہتی ہین یہہ کہ ہو جائین جدا — تو یہی کرتا ہی تدبیر دوا

مجسی پوچہی تو ہی یہہ اسکی دوا — تو ہی اپنی آپ کر اسکو فنا

تو جدا ہونی سی پہلی اسکو پا — تا نہو حسرت تجہی روز شمار

آ گئی جب یاد ہی آفاق شاہ کو — پوچہا ملاسی کہ ہی مرد نکو

نام اسکا کیا ہی امیر دو رشید — اور پسر کسکا ہی یہہ طفل سعید

کس محلے مین ہی بہی کا مکان — کتنی مدت سی یہہ پڑہتا ہی یہان

جزو کل سی آگہی دی مجکو خبر — حال اسکا سن و عمن اوٹہا کر

اسکو دختر سی ہی جو نسبت تمام — مستتر ہی بہید سہیلیں لے کلام
جیسی اس لڑکی کو لیکر اپنی گہر — مادر دختر ہوتا خوش دیکہکر
مرگ دختر سی جو ہی اسکو الم — دیکہکر اس طفل کو شاید ہو کم
یہ سمجہکر دلمیں شہ و بالشتی ڈہا — ساتہہ ابراہیم کو اپنی لیا
یون معلم سی کہا اسکا پدر — آوی جب تم بہیجدینا میری گہر
کرکی سو دینار زر اوسکو عطا — شاہ رخصت ہوکی ہی پہ گہر گیا
اہلیہ کی پاس ابراہیم کو — گہر مین جب لیکر گیا شاہ کو
دیکہکر ہمشکل دختر طفل کو — یاد آئی اوسکو وہ دختر تو
ہوگی بیتاب و توان وہ غم زدہ — جیسی جی ہی وہ تو گویا مر گئی
دلپہ چہایا سطرح کا ابر غم — چہٹ گئیں نبضیں گہنا
ہوگئی ساری محلمین ایک دہوم — عورتوں لکا ہوگیا او سجا
جسکو جو آتا تہا سو تدبیر کی — عود و عنبر کی بہت تہنچہ کی
کم ہوا کچہ دلکا اوسکو ضطراب — ہوش میں جب آ ہی وہ
گہر میں بہر اوسکو لیکر آگیا — سانس ٹہنڈی بہر کرکی
اے بخت جگر کے ہم شبیہ — اے میری نور بصر کی ہم

۸۹

چند مدت وہ پھرا تھا ماں سے جدا — جانتا تھا اوسکو ہر اک شیخ و شاب

مرگئی تھی جبکہ دخت بادشاہ — دلمیں ہر اک کی یہی تھا اشتباہ

الغرض عہد عقد جو اوسنے کیا — دی تھی کچھ ادہم نی شاید بددعا

تھا اوسیکی بددعا کا یہہ اثر — مرگئی جھٹ پٹ جو وہ تھی رشک قمر

اصلی ادہم سے حسن اعتقاد — دلمیں تھا ہر شخص کے حد سے زیاد

عجب شاہ ادہم کا اور دختر کا نام — رہگیا حیرتمیں ہر ایک کا کلام

سوچتا تھا دلمیں اپنے ہر بشر — راز غیبی سے ولیکن بیخبر

شاہ کو اور اہلیہ کو شاہ کی — نام دختر سنکی فرحت سے ہوئے

تھی اگرچہ اوسمیں سو سو اشتباہ — الفت قلبی ولیکن تھی گواہ

دل ہی دلمیں کر رہی تھی وہ خیال — ہی جو یون الفت سے انکا حال

یہہ ترحب یہہ انس یہہ گرویدگی — غیر قرابت نہیں ہوتی کبھی

کیا سبب ہی یون جو دل ہی بیقرار — اسقدر کیون ہی طپش بی اختیار

آپ ابراہیم کو نہلا دیا — دی نئی پوشاک پاکیزہ پہنا

اپنی ہاتھوں سی کھلا کر پھر طعام — کرتی تھی ہر جنس کی اوس سے کلام

طفل کو پہر گھر کی اندر چھوڑ کر — آیا باہر شاہ فرخندہ سیر

تھا وہ بادشاہ کامران

ابن ادہم کا مکتب میں

شام کو ابراہیم

طلب میں اوسکی

سنا بادشاہ سے

بھیجا انکا حال پہر وہاں

جاتا تھا ہر روز حزن و ملال

آیا مکتب میں تڑپی وقت پر

مرگئی مدت ہوئی وہ دختر شاہ کی
دفن اوسکو قبر مین ہی کر دیا
سلطان نام ہے اوسکی ماں کا
شاہ کی دختر تھی وہ جسپر ادہم عاشق ہوا تہا
کہا ادہم نے کہا اے بادشاہ

پوچھا ملا سے کہ اے فخر زمان
کسجگہہ ہے وہ میرا لخت جگر
یون ہوئی ویران مکتب اوس بغیر
حال عاشق کیا بالکل عیان
کرکے شفقت دلسے ابراہیم پر
کہہ گیا ہے یون وہ شاہ بحروبر
ہو نہ ہرگز دلمین کچھ اسکے ہراس
چاہے جب لیجاے اوسکو اپنے گھر
دلمین اپنے ہو گئی ادہم بیقرار
اور کہا ادہم نے اوس دربان سے
بھیج ابراہیم کو بیرون در
شاہ نے سنکر لیا اندر بلا
کرکے تعظیم و تواضع بیشمار
بھیج بیٹا تجکو سوگند خدا
ہے وہ کسکی دختر عالی گہر

ہے میرا وہ یوسف ثانی کہان
ہے کہان وہ رونق چشم پدر
ہے کہان اسوقت وہ یا بن بخیر
شاہ تشریف اپنی لایا تہا یہان
لیگیا ہے ساتھ اوسکو اپنے گھر
آئے جب لینے اوسے اسکا پدر
آوے پے کہہ سکے چلا لڑکے کو پاس
کچھ نکر اپنے دلمین وہ خطر
شاہ کے در پر گیا بالاضطرار
کہہ ذرا یہ جاکے تو سلطان سے
لینے آیا ہے اوسے اوسکا پدر
با ادب آگے لیا اپنے بیٹہا
یون کہا اے بندہ پروردگار
نام ہے اس طفل کی مادر کا کیا
رشتہ کہتے کون ہے اوسکا پدر

مرگئی ہے جیتا ہے کوئی اے شاہ
آجتک مرکر کوئی آیا نہین
مردہ ہی ہوتا ہے پھر زندہ کہین
جب کہا ادہم نے اے عالم پناہ
مبتلا سکی مین ہی وہ شکستہ
خلق اوس دختر کو مردہ جانکے

[illegible]

یین ولی مردہ ہی اوسکو جانکر
رکہہ کی اوسکی لاش کو یالا سر

جلد ترا وس دشت ویران لیگیا
تہی جہان اک شہ پری کی جا

رکی روشن اگ تہا مین نہان
بابہزاران درد واندوہ و فغان

دیکہتا تہا حسن کی اوسکی بہار
اور روتا تہا نہایت زار زار

قدرت حق سی ہوا وارد وہان
عین اوسحالت کی اندر کاروان

دیکہکر آتش کو روشن اکجوان
اگ لینی کی لیئی آیا وہان

پاسبان قبر اوسکو جانکر
فرط حیرت سی ہوا مین مستتر

دشت مین مردیکو تنہا دیکہکر
ہوگیا دہشت سی لرزان وہ بشر

کاروان مین جا کی دی اونی خبر
اوسمین تہا مرد طبیب پر ہنر

ساتہہ لیکر اوسکو میر کاروان
سنتی ہی اسبا کی آیا وہان

دیکہکر دختر کو اوسنی یون کہا
ہی یہہ سکتی کی مرض مین مبتلا

کہکی بسم اللہ نشتر کو دیا
اوس سی کی جہٹ پٹ رگ قیفال

جبکہ نکلا اوسکی تن مین سی لہو
ہوگئی ہشیار وہ فرخندہ خو

کردیا انکو پنی اوستی وا
پوچہا اون دونونی کیا ہی ماجرا

کون ہو تم اور یہہ کسکا مکان
کہہ سی مجہکو کون لایا ہی یہان

پوچہو سب اوس سی پنہانی بہیجے	گوش دلسی سنیو جو کچہ وہ کہی
ابہی لڑکا ہین کا سبا زونیا	پوچہنا اوس سے بعزو امتیاز
فی الحقیقہ ہو وہی دختر اگر	تو مجہی جلد سی دو آکر خبر
پالکی مین کر کی ہر اک کو سوار	بہیجکر سرعت سی شاہ نامدار
جا کی سجدی مین لگا کرنے دعا	گریہ و زاری سی با صد التجا

مناجات

اے خدا دارندۂ عرش بریں	مین گو اس امر کی قابل نہین
لطف تیرا لیک سب پر عام ہے	قاضی الحاجات تیرا نام ہے
کچہ نہین ہے لطف سی تیری بعید	ہو شب تاریک غم گر رو سفید
یوسف مصری کو بعد از قید ہا	باپ سی آخر دیا تو نی ملا
اسطرح میری بہی دلکو شاد کر	خانہ ویران کو پہر آباد کر
جای غم اب فرحت موفور بخش	زخم دلکو مرہم کافور بخش
قول ادہم ہے خدای داد گر	قدرت کامل سی اپنی پہیر کر
اوسکا کہنا ہو اگر فرضاً دروغ	صدق سی یا رب اوسی دی فروغ
بادشہ سجدی مین تہا گریان و زار	اتنی مین دوڑا ہوا آیا سوار

یا امیران و وزیران و سپاہ
شہر مین ہیبات کا چرچا ہوا

٩٣

دیکھکر یہہ حال ابتر کو وہان — آگیا عشق اوسکی دل کو وہان
دیکھکر دختر کا اپنی تنگ حال — آئی رقت بادشہ کو بھی کمال
دیکھکر دختر کا یہہ رنج و محن — گریہ وزاری مین تہا ہر مرد و زن
کرچکی جب وہ ادا اپنی نماز — دائیون نی یون کہا عرض نیاز
تیری ملنی کی لئی ای بیمبر — لائی ہین تشریف مادر اور پدر
یہہ خبر سنتی ہی وہ نیک سیر — دوڑ کر دونون کی قدمون پر گری
جوش شفقت کا جو دونو کو ہوا — اپنی چہاتی سی لیا اوسکو لگا
پہر پہنایا اوسکو شاہانہ لباس — ہودج زرین بٹہایا مانی پاس
ہوگی دختر اور مادر ہمکنار — اک سواری مین ہوئین دونو سوار
شاہ وادہم دونو باہم اکیجا — ایک عماری مین ہوئی رونق فزا
باہزاران عزت و تمکین و ناز — شہر مین داخل ہوئی با امتیاز
لعل و یاقوت و زمرد سیم و زر — بخشی محتاجون کو شہ نی سقدر
ہوگئی مسکین جس سی مالامال — صاحب ثروت امیر نامدار
جو خزینی مین تہا اوسکی تلف — سب کیا قربان اوسکی نام پر
اس تجمل سی سواری شاہ کی — آکی اپنی گہر مین پہر داخل ہوئی

کیا پسند اوسی وہین با ۶ قصور | اچھا خلق سی جو ہو نفور
کھل گیا ہو راز پنہانی جسے | کب پسند آتی ہی سلطانی اوسے
جسنی پائی کچہ بہی درویشی بو | جاہ و حشمت کی کرے کیت جستجو
گر پہنچتا سلطنت مین کچہ مزا | کیون ہی ۱۲۲۲ وسکو خدا سی ناگہان
کا دنیا کی ہین سب لہو و لعب | عیش ہو جاتی ہی دم مین منقلب
ہی کہان سکندر و افراسیاب | ہی کہان کاوس کا جام شراب
ہی کہان شاہ سلیمان و سند تو | ہی کہان اوس کو شکوہی کلاہ
ہی کہان وہ جاہ وہ انگشتری | ہی کہان یوسف اور اوسکی سروری
ہی سراسر کار دنیا بی ثبات | جو پہنسا اوسمین کیا شیطان نی مات
جسنی دنیا سی کیا پہلو تہی | مردم دانا وہی ہی بس وہی
مرد نیک رشتہ دنیا کو توڑ | اسکی پہلی چہوڑتی ہی اسکو چہوڑ
عمر دنیا ہی متاع چند روز | جو پہنسا اسمین ہوا حسرت سی دوز
ہی یہہ دنیا پر مثال کشت زار | آدمی اس کشت کی ہین برگ و بار
ہوتا ہی اس کشت کا نشو و نما | تا بمیعاد معین سے فنا
جب وہ میعاد مقرر ہو چکی | خود بخود ظاہر ہوئی پژمردگی

تھا غرض وان بادشہ کار وعید ‏ رات اوسکی تہی شب قدری سعید

اوس اندھیری گھر مین لگی جانتی دل ‏ قدرت حق سی ہوا روشن چراغ

جسکی تہی حسرت سا وندہ زینت ‏ اوس اندھیرے مین ہوئی پھر رونقے

تھا خزان سی جو چمن پژمردہ تر ‏ نکلی پہر اوسمین شگوفی اور ثمر

بادشہ کی الغرض بیٹا نہ تھا ‏ کچھ نہ تہی اولاد دختر کی سوا

تہی وہی ایک دختر نیکو سیر ‏ رشک مہر و مشتری شائستہ قمر

ماہ عصمت مہر برج سلطنت ‏ در درج النا مریم صفت

اس سبب وہ دختر کان تمیز ‏ تہی زیادہ جانسی اوسکو عزیز

بہتر از فرزند ابراہیم کو ‏ جانتا تھا بادشہ اید وستو

صبح سی تا شام شب سی تا سحر ‏ رکھتا ابراہیم کو بیش نظر

جان دلسی اپنی تھا اوسپر فدا ‏ پاس سی کرتا نہ دم بہر کو جدا

نکتہ دان و ہوشیاران جہان ‏ کاملان و اوستادان زمان

واسطی تعلیم و تلقین کے ‏ جمع ابراہیم کی خاطر کیی

عمر مین گو خورد ابراہیم تھا ‏ عقل مین تھا پر بزرگون سی سوا

بسکہ تہی اوسپر عنایتہای حق ‏ رکھتا تھا ہر بات مین سب سی سبق

جبر من وجہ ہی من وجہ خیل
قدح من وجہ ہی من وجہ جلیل

خلق مین اور کسب مین ہی بعید فرق
ہی غضب گر تو نہ سمجہی یہ فرق

صانع شمشیر اچھا بالیقین
ضارب شمشیر مردود لعین

خلق مین ہر چیز ہی بیشک حسن
حکمت و رحمت ہی کی رد و طعن

کام تہا فی نفسہ گر چہ ملیح
کسب نے تیرے کیا اوسکو قبیح

قتل کے قوت ہی تحسین ای فتا
کسب پر موقوف ہی اچھا برا

قتل کافر مورد تحسین ہوا
قتل مومن مصدر نفرین ہوا

خلق مین اوسکی نہتی مطلق بدی
لیک بیشک کسب مین تیری بدی

خلق اوسکا مورد تحسین ہوا
کسب تیرا مورد نفرین ہوا

عدل سے ہی یہ بات وسکون بعید
کر کری مجبور کو زجر شدید

گر نہ ہوتا کسب مین کچہ اختیار
پوچھتا پھر تجہ سے کیون پروردگار

گر کری تو کسب کو اپنی درست
دین و دنیا کا ہو ہر ایک کام چست

الغرض وہ رشک ابنای زمان
ہو گیا ہر فن مین یکتای زمان

صورت و سیرت مین پا کر بینظیر
بادشاہ دادگر آفاق گیر

لایا سجدہ شکر یزدان کا بجا
اور ولی عہد اوسکو کر دیا

97

تہا جو ابراہیم پر لطف خدا | ربط ضبط ملک خوب اور سہی
انتظام فوج و عدل مہر و داد | شرع کی سو جیسی کہ سب با مراد
رعب وہ جس سی ہو ظالم منفعل | لطف وہ جس سی ہو خوش خستہ دل
عدل وہ جس سی ہو مظلوم شاد | قہر وہ جس سی ہو ظالم نامراد
عدل کب ہو گر نہو قہر و غضب | رحم کب ہو گر نہو رنج و تعب
قہر ظالم پر سراسر عدل ہی | قتل سفاک ستمگر عدل ہی
گر نہو موقع پر اپنی لطف و قہر | تو وہ لطف و مہر بی ہی زہر
جس طرح معدہ مین زہر جانگزا | سو و تدبیر ایسی ہوتی ہی غذا
حلم بی موقع مقرر ظلم ہی | رحم بی موقع سراسر ظلم ہی
جا ہی گل تو گل ہو وہی خار جا | گلشن دنیا ہو تا باغ و بہار
ہین صفات قہر و لطف ایک ان عدل | دو تو ہمسر کیہ میزان عدل
نہین گر کچہ بہی کمی بیشی بجا | تو نہین وہ عدل دل نشین بجا
گر نہو تا عدل مین درکار قہر | مشتری کون پر کرتا کیون جا بجا قہر
الغرض ہر فعل ابراہیم کا | تہا سراسر لایق مدح و ثنا
حلم کی جا حلم و جائی قہر قہر | نوش کی جا نوش جائی زہر زہر

الغرض وہ مجمع لطف و کرم
محرم راز جناب کبریا
کرتا تہا ظاہر مین گو کار جہان
پر تہا دنیا سی وہ دل برکنار

مسند شاہی پہ بیٹھا لیک دل — ہوگیا دنیا سی اوسکا مصحفا
آدمی کی دیکھکر دم پر ہاس — ہوگیا دنیا سی دل اوسکا اداس
ہوتی ہی غافل کی ظاہر پہ نظر — مرد حق بین کی ہی آخر پہ نظر
دیکھکر دنیا ہی ذندگی و فر — سخت غافل ہوگئی ہین کور کر
تخت ہیرا تختہ تابوت ہے — ماسوی حق کی جو ہی طاغوت ہے
ہی یہ دنیا کشت زار آخرت — تو بہی کرتا ہی بار آخرت
اس بلا کو کہو اگر تو کہو سکی — تخم نیکی بو اگر تو بو سکے
کار دنیا مین ہوا جو مبتلا — شل خر گویا وہ دلدل مین پہنسا
ہی وہ کرتا جہد و کوشش جسقدر — اور پہنستا ہی زیادہ بیخبر
کار دنیا کی نہین کچہ انتہا — ہاتہہ اول ہی مین تو اسسے اوٹھا
گر ضروری کام یون اپنی ادا — جسطرح کہاوی کوئی کڑوی دوا
جان و دل سی اپنی رہ اسی لفقر — عفو ہی تجکو جو ہی حاجی ضرور
کسب و محنت سی بصد رنج و بلا — جو کوئی پیدا کری قوت حلال
نیت خالص سی گر اوسنی کیا — وہ عبادت مین ہی لکھا جائیگا
حظ نفسانی ہی گر اللہ ہو — وہ صلوۃ و صوم کی ہمراہ ہو

کا دس برس جا بسہ کستی کرتا غا نیشا پور مین
کعبہ کو جا کر مصروف ہوا عبادت رب غفور مین

سلطنت مین بہی وہ شاہ نیک خصال
ستا جیسا مرد درویش و فقیر
صحبت درویش تہا اوسکا شعار
یار و غار عالمان و فاضلان
اونکی صحبت کا ہوا اوپر اثر
دور سی خلعت شاہی کیا
سلطنت کی ترک مین ایک نیک خصال
بعضے کہتے ہین وہ شاہ جہان
تہی اچہی لیکی ساتہ اوسکی سپاہ
دور سی ایہوا اوسی ایا نظر
ہوکی وہ بہی سوار اوسکی چلا

دلسی تہا مصروف یاد ذوالجلال
جاتا ملتی اوس سی شاہ بی نظیر
جان و دلسی تہا فقیر و نپر نثار
دوستدار عابدان و کاملان
کفش پاان سلطنت پر مار کر
پا برہنہ رستہ صحرا لیا
مختلف ہین راویونکی ہین مقال
دشت و بر مین بہر صید چیان
ایکدن ناگہہ گیا ہر نسکار
پوہنچا اوسپر شاہ گہوڑا مار کر
پیچہی دو فرسنگ تک اوسکی گیا

کس طرح اچہا ہوا اترا کہ زر
کون ہی تو نام ایسا ہی بتا
دیکہا کر شاہ نی پہر تا ای
دیکہنی کو آ کی باہر آ گیا
ادمی کی پاس مین سوتا تہا
ہی وہ شہ عالی گہر

پاؤن پہ سی سر اوٹہا کر شاہ کا ۔ اہی چہاتی سی لیا اوسنی لگا
یون کہا پہر کر کی لطف بیکران ۔ خضر میرا نام ہی ہی نیک جوان
سب کو بہیجا ہی خدای پاک نی ۔ تیری ہی تعلیم کرنیکی لیئی
ہی یہہ دنیا جیفہ و طالب کلاب ۔ چہوڑ دی اسکو کہ تا ہو باریاب
علم باطن پہر اوسی تلقین کیا ۔ خلق کا جس سی ہوا وہ منقلب
دم کی دم مین قلب نورانی ہوا ۔ مرد حق سی ملکی حقانی ہوا
اسم اعظم بہی دیا اوسکو بتا ۔ جس سی وہ نور مجسم بن گیا
منکشف اسپر ہوئی اسرار غیب ۔ جلوہ گر ہر جہت سی انوار غیب
خضر جب تعلیم اوسکو کر چکا ۔ فی امان اللہ کہا غایب ہوا
چہوڑ کر ابراہیم نی خویش و تبار ۔ راہ لی صحرا کی ہوا بی اختیار
عشق کا ایسا ہوا جوش و خروش ۔ ہو گئی معلوم جس سی عقل و ہوش
جذب مستی مین کیا ترک وطن ۔ الفت لعل و زر و فرزند و زن
تاج شاہی کو کیا سر سی اتار ۔ خلعت دنیا کو کر تا تار تار
ترک کر کی دہی اس دنیا کو وہ ۔ بی سر و بی پا چلا دنیا کو وہ
مثنوی مین مولوی معنوی ۔ یون روایت کرتی ہی سب آگاہ

جسکو کرتا ہے ... کہ زر
سنکی وہ بولا باواز حزین
ہو یقین عاجز بندہ اندو بگیر
اونٹ میرا گم ہوا ہی ناگہان
مین تلاش اوسکی مین آیا ہون یہان
مین زلعل و سیم و زر آزردہ ہون

پہلے یہہ وہ شخص تائب ہو گیا — بادشہ دنیا سی تائب ہو گیا
ہین روایات اویہی اہل کہی — طول کی دسی نہیں کچھ کو سکے
الغرض وہ بادشاہ کامران — چھوڑکر اپنا دیار و خانمان
اپہان سی ہوکی دل برداشتہ — زیست دنیا کالعدم پنداشتہ
لذت دنیای دونکو چھوڑکر — یاد مین اسکی باندہی کمر
کہانا پینا سب دیا اوسی بہلا — محو مطلق شغل باطن مین ہوا
تہا جو کچھ حق ریاضت ہو گیا — جسم کو فاقوں سی کانٹا کر دیا
جسم ظاہر گو ہوا مثل ہلال — روح لیکن ہو گئی بدر کمال
جسم کو توڑی تو ہو سرسبز روح — ذلت ظاہر مین پنہان ہی فتوح
جسم کی ہی زیب و زینت جسقدر — ہی وہ راہ حق سی یکسر دور تر
جاہی ویران ہی خزانی کا مکان — گر تکلف ہی جو ظاہر وان کہان
جسجگہ ظاہر کی ہو دی کر و فر — اوس سی ہوتا ہی فتنہ و شر
اوس فقیر سین ہی ابراہیم کو — جستجو تہی کامل مرد نکو
کامل ایسا کوئی کامل نہین — جسکی صحبت کا ہو دلمین جوش
چند مدت اسی طرح وہ دونون رہی — آخرش برآیا دل کا مدعا

مرشد کامل فیض دین سی اہی
ہوئی نعمت سی جیسا مورد وہ
اور خصائص لیس سی بصری کی وہ
کی عطا اوسکو خلافت پیر نے
دی اجازت کی حکایت پیر سے
ہوئی رخصت پیر سے وہ جا بجا

١٠١

ستھر پہ اپنی رکھہ کی جاتی شہر مین / بیچتی کو اوسکو آتی شہر مین

ملتی جو کچھہ اونکو ہیزم کی بہا / نصف تو کرتی فقیرونکو عطا

نصف باقی کی برائی حفظ جان / مول اوس باباسی لیتی ہی نان

آتی پھر بھی مکان خاص کی / سات دن اوس قوت مین کرتی گذر

کرتی جب افطار روزہ وقت شام / سات لقمی کہاتی روٹی کی مدام

دس برس اوس غار مین وہ مرد کار / قائم اللیل اور دنکو روزہ دار

یاد مین حق کی رہا مصروف وہ / توڑنی مین نفس کی مشغول وہ

جب کیا اس جسم کو اتنا زبون / تب ہوا وہ محرم راز درون

اسقدر جب اپکو رسوا کیا / بادشاہ ملک باطن تب ہوا

جسکو خلقت یہان سمجھی ہی ذلیل / ہی وہ عند اللہ عزیز و بس جلیل

جسکو ہی یہان عزت بی انتہا / اوسکو ہی وہان ذلت بی انتہا

کام اس دنیا کی سب برعکس جان / خواب غفلت مین نہ سو ای نوجوان

ہی ارادہ آخر ابراہیم سے / خرق عادت خود بخود ہونی لگے

مشک خالص خود بخود دکہاتا ہی / عشق صادق فاش سا زمانہ ہی

کونکی اخفا مین ہی کوتہی / پر کرامت اوسکی ظاہر تر ہوئی

١٠٢

قبلہ دارین و فخر دو جہان | کعبہ کونین یکتای زمان

حضرت باقر امام عاشقین | عروۃ الوثقای اصحاب الیقین

چند مدت اونکی صحبت مین رہا | فیض باطن اونکی خدمت سی لیا

تہا اگرچہ ہوگیا وہ آفتاب | تہا اگرچہ ہوگیا لب لباب

بوحنیفہ پاس کوفی مین گیا | مدتون تک اوسنی ہم صحبت رہا

بعد ازان سفیان ثوری سی ملا | فیض باطن اوسنی بہی حاصل کیا

تہی غرض اوس عصر مین جو اتقیا | فیض اوسنی سب کی صحبت سی لیا

صحبت کامل ہے مثل کیمیا | تو بہی رہ اوسکی مجلس مین سدا

صحبت کامل سے نورانی ہو دل | صحبت ناقص سی ظلمانی ہو دل

گر کرون اوسکی کرامت کا بیان | تو کبہی پوری نہو یہ داستان

تہین کرامات اوسکی مثل سحاب | خلق پر ظاہر مثال آفتاب

بعض اوس عصر مین ہر نیک تہا | اونکی عصمت اوسہمت پر فدا

تہا فنا فی اللہ کا رتبہ اوسی | عابد تہا آدمی کہتا اوسی

تہا نہیں تسکین سینہ دل منجلی | نور حق سی تہا وہ بالکل ممتلی

جسم ابراہیم ظرف عشق تہا | عشق کی مے سی لبالب ہو گیا

ابراہیم کا کہ وقت کی
دنیا کی صف سلطنت بہی تہا
اور بعد بلخ کا بادشاہ

عشق خدا مین شہر سی ہجرت کرنا اور ابراہیم کا منفعل ہوکر دعا مانگنا اور بیٹے کا مرنا

گوش جان سی پنبہ غفلت نکال — عشق کا معلوم ہوتا تجکو حال

کہتا ہی جو دعوی عشق خدا — امتحان کرتا ہی حق ویسی شخص کا

اقتباس النور مین یون لکھا — جبکہ ابراہیم تاج اولیا

ترک دنیا کو یہ اپنی نظر — ہوگیا درویش شاہی چہوڑ کر

ایک تہا اونکا صغیر السن پسر — مشتری و ماہ سی رخشندہ تر

تہا ابھی جبکہ وہ بالغ ہوا — مسند شاہی پہ بیٹہا انکی جا

بلخ مین کی حکمرانی چند سال — نظم و نسق ملک بر وجہ کمال

سنکے خلق اللہ سی حال پدر — ذکر درویشی کا اونکی سربسر

چہوڑ کر ظاہر کا عز و احترام — کرنا بیت اللہ کی اندر مقام

اشتیاق اوسکو زیارت کا ہوا — قصد بیت اللہ کا اوسنی کیا

سونپ کر دستور کو سب و ہان — راہ سی کعبہ ہوا وہ نامدار

پہنچکر تکلیف و رنج بیحساب — پہونچا کعبہ مین شہ عالیجناب

دیکہکر ایک دور بستی سی جا — فوج کا اپنی وہان ڈیرا کیا

تا زیارت سی پدر کے شاد ہو — خانۂ دل وصل سے آباد ہو

خانۂ دل اوسکا آباد ان ہوا

[illegible]

مثل گل اکدم اگر کوئی ہنسا | سو بلا و غم مین یہہ دنیا ہی پہنسا
ایکدم کی ہو اگر خندیدگی | غم بہر دیتا ہی یہہ رنجیدگی
ساتہ تکی گردش چرخ بریں | ہی مرسجان خالی از حکمت نہین
چشم انجم سی سدا یہہ خیرہ سر | ہر بشر اوپر ہی رکہتا ہی نظر
رہتا ہی یہہ ہر بشر کی گہات میں | تا ہو فرصت اوس کی زیر تا میز
نوش دنیا مین ہی نیش ہر غم | قند لذت مین ہی پنہا زہر غم
اس قفس مین قید ہر جاندار ہے | محبس اندوہ دہان نار ہے
جاہی ماندن ہی نہ ہی راہ گریز | گہر نہ عشرت کا نہ جا جنت و خیز
تو جسی دنیا مین سمجہا ہی سرور | مخزن غم ہی وہی اہی بی شعور
تو جسی بوجہا ہی ہر شی سی عزیز | با آفت ہی وہی اہی بی تمیز
کیونکہ آخر ہوگا اوس شی کا زوال | ہی زوال اوسکا تیری حق کا وبال
تو اوسی پہلی ہی دلمین جان لی | تا بلا ہی ناگہانی تہی بچی
رنج و محنت کہینچکر ہفتاد سال | جبکہ ابراہیم فرخندہ خصال
ملکی بیٹی سی دراشان خدا ہوا | غیب سی آئی ندا اسکو ندا
طالب حق ہو کی اہی نیکو سیر | کفر ہی پہر غیر پر رکہی نظر

توہی غفار و الذنوب عاصیان
توہی ستار العیوب عاصیان

توہی غفار و کریم و کارساز
بندہ پرور مالک و عاجز نواز

جسسے طغیانی و فسق و سرکشی
تجہسی بندہ پرور ہوتی ہی

عفو کر یا رب بندیکے خطا
اور یہ جو پردہ جو حایل ہے اوٹہا

تجہمین اور تجہمین جو حایل ہی حجاب
شاہد مقصود پر مثل نقاب

درمیان سی اوسکو ہی جلدی اوٹہا
قلب مین تا دوسریکی ہو جا

جو کہ ہی بندیکو مالک سے جدا
ہی وہی بت بلکہ بت سی بہی سوا

غیر حق کی ہو تری جسپر نظر
ہی وہی طاغوت تیرا ای پسر

توڑنا ہی تو جو بتخانہ سدا
تیری اندر ہین اوسنی بہی سوا

بت پرستی پر ہی غیرونکی نظر
ہی تو کسنی اپنی غافل بیخبر

چہوڑ کر بتخانہ و طاغوت و دیر
اپنی کر باطن کی تو لللہ سیر

اپنی بتخانہ کو پہلی توڑ تو
کیجیو پہر دوسری کی جستجو

پہلی انکو توڑ کر مسمار کر
پہر کنشت و دیر پہ کیجو نظر

توڑنا پہر کا بت مشکل نہین
توڑ جو باطن کی بت ہی دیر

نفس بت گر ہی ترا بت ہی خیال
بت پرستی مین ہی تو شفتہ حال

لاکہہ جی ہوں ایسی مرنی پر فدا
جسکی جانی سی ملی وصل خدا

ایسی مرنیکا ہو کسکو درد و غم
ہو بہم جس موت سی وصل صنم

الغرض وہ غرق بحر بیخودی
ماہی دریائی سر سرمدی

سو دلسی پڑہ کی با درد دروں
آیت انا الیہ راجعون

لاش اوسکی چہوڑ کر با صد نیاز
جا کی مسجد مین لگی پڑہنی نماز

مرنیکا بیٹی کی غم دلمین فکر
با فراغ دل ہوی مشغول ذکر

مرحبا ای بستہ زنجیر عشق
مرحبا ای کشتہ شمشیر عشق

عشق نی کی جس کسیکی دلمین جا
وہ زن و فرزند سی غافل ہوا

زندہ جاوید ہی مقتول عشق
ہی قبول دو جہان مقتول عشق

گر نہ دلپر عشق طغیانی کری
باپ کب بیٹی کی قربانی کری

گر ہوتا عشق حق سی دلفگار
کب عمر بیٹی کو کرتا سنگسار

گر نہ سینہ عشق سی ہوتا ریش
کب پسر سی ترک ہوتی خویش

الغرض ہمراہیان بادشاہ
دیکہکر ایسا المین اسکو تباہ

پہر گئی بادر و چشم خونچکان
جا کی لشکر مین کیا اوسکو بیان

جب ہوئی ارکان لشکر کو خبر
نظم لشکر ہو گیا زیر و زبر

107

ہی مرض کیا تسلی مجھی ہیں لا / مرگ کی دہشت سی تن زار ہی
غب و ایر جو مرض سمجھا ہی تو / ہی دم سوزاں مرگ ہی تلخ
تو جبی سر شام کرتا ہی قیام / موت کی دہشت سی مختل ہی حواس
سنتا ہی آواز پای موت کی / تیر ہر ہر جز و امید کی
ہی ہر اک جز پر جو تیری ہم قیام / اوسکی دہشت سی ہو جاتی ہی
حیف ہی ہوی جاد وسکی خبر / تو ستیر ہوکر ہو غافل ہی ہیر
کر رہی ہی موت تجہ پر دہشت تیز / تو ہی غفلت مین مو خفتہ خیز
ہوش آنیکی نہین تجکو ذرا / ہو وہی تو جب تک لقمہ گور کا
آخرش چالیس دن ہر اک بشر / غم مین اوس شہ کی ہا خستہ جگر
قبر پر اوسکی ہر اک مرد و زن / جامہ چاک خاک بر سر بغیر
بعد اوسکی اپنی اپنی گہر گئی / با دل پر درد چشم تر گئی
ساکنان مکہ و ارباب بلخ / اونکی ماہ عید کی آئی تہی سلخ
گہر گئی جب اوسکی مرنیکی خبر / اسپہاں سی کوچ کرنیکی خبر
آہ و واویلا کا ایسا غل مچا / ہو گیا ایک حشر کا ساز ازلا
سلطنت کی ترک سی ہی ہو گیا / ہو گیا اودن بیکسو نپر حادثا

ہی کمین گہ مین یہہ صیاد فلک — گھات مین پہرتا ہی تیری تاک تک
تو تو صید عاجز و دل خستہ ہی — بال و پر شکستہ و پابستہ ہی
ویکی چندی تجکو آرام و قرار — یہ کریگا آخرش تیرا شکار
کرکی تجکو خوب فربہ اور سمین — کھال کا تری کریگا پوستین
اسطرحکا جب ہو دشمن گھات مین — حیف ہی غافل ہو تو دن رات مین
تو بہی رکہہ آمادہ اپنا زاد رہ — پاس رکہہ انفاس کا ہا ہر نگاہ
کیونکہ نامعلوم ہی وقت رحیل — ہو مبادا رہزن ابلیس دخیل
ہی عدو دین شیطان رجیم — دشمن سور و ثی و دیو لئیم
خنجر لاحول سی کر دمبدم — اس سگ ناپاک کی سرکو قلم
کر ریاضت سی بدنکو مثل خار — سہر و پیتی تا نہو گردن کا بار
ہی سبک بار و نکی منزل سہل — ہی گران بار و نکو مشکل سفر
الغرض تا مدت پنجاہ سال — خانہ کعبہ مین باجاہ و جلال
وہ شہنشاہ سریر ملک بقا — محرم راز جناب کبریا
مقتدای زاہدان کاملین — پیشوای اولیای صالحین
زبدۂ اقران وحید روزگار — عمدۂ دوران محب کردگار

ہوتا ہے جس جس طرح تن پائمال — اوسقدر ہوتا ہے قرب ذوالجلال

جیسا جیسا گھٹتی ہے یہہ بدن — ہو وہی شادی اوسقدر فرحت و

اس عبادت سے ہے جو ہی فوق تر — وہ جہاد نفس ہے اے بے خبر

ہے جہاد جو کہ جنگ و التحام — ہے جہاد نفس اکبر والسلام

جنگ کفار و غزا و کشت و خون — ہے اگرچہ سب عبادت سے فزون

لیک جنگ نفس ہے اس سے سوا — کیونکہ ہے اسکا حریف اندر چھپا

ہے مبارز جنگ کا ظاہر عیان — ہے حریف اسکا دلوں میں سر نہاں

یہہ مخالف جانتا ہے گہر کا حال — دشمن واقف سے ہے بچنا محال

یہہ مخالف ہے ولی ہے ہمنشین — وہ مخالف ہے یہہ کچہ وقعت نہیں

قتل جسنے نفس کافر کو کیا — درجہ اوسکو سو شہیدوں کا ملا

ہے جہاد ظاہری میں ایک موت — ہے جہاد نفس میں ہر لحظہ فوت

کام جو کچہ نفس کے برعکس ہو — ہے وہی ہر لحظہ مرگ ایدوستو

گر وہ چاہے آب شیرین لطیف — دے ہے بچا ہے آب سے تلخ و کثیف

نفس کے خواہش کے تو کر برخلاف — ہے جہاد باطنی اور یہہ مصاف

بستر سنجاب چاہے اگر — رکھہ تو سنگ و خشت اسکی زیر سر

جب ہوا یہہ نفس سرکش پایمال | کب برای پر پھرا جاوی خیال
اصلی کہتا ہوں تجہسی ایک نقل | تا کرا وہی اِن سی شاید تجکو عقل

بیان نفس کشی حضرت ابراہیم کا قدس اللہ سرہ

شیخ ابراہیم تاج اولیا | عابد و زاہد امام صفا
جب چلی دریا میں بالای جہاز | سمت نیشاپور سی سوی حجاز
اتفاقا اوسمیں تہا کوئی میر | صاحب حشمت امیر ملک گیر
حاکم دوران و مرد نامدار | نائب سلطان نہایت اقتدار
تہی وہان موجود سب لشکر کا بیشتر | اور مہیا پاس سب سامان عیش تر
دست بستہ خادمان نامرد | اور رفیقان لطیف و بذلہ گو
سامنے اوسکی جابتان شوخ و شنگ | تہی تہی مصروف و محو راگ و رنگ
ایک شب نقال محفلمیں وہان | کر رہی تہی نقل اپنا ہی بیان
بادہ گوئی تہی وہان جیسی بری | مضحکہ اور ہزل کہنی سی غرض
تازہ تازہ نقل کرتی تہی بیان | جو ہر اہی کر رہا تہی سب عیان
عیب کو اپنی سمجہتی تہی ہنر | عالم سی اوس جہل بد کو فوق تر
عیب کو اپنی سمجہتا ہی بشر | اپنی کم فہمی سی سر تا پا ہنر

۱۱۱

مفلس محتاج و بیکس و گدا
الغرض کشتی میں ابراہیم تھا

باتن عریان و محتاج و تباه — با دل بریان و اشک آه آه

لاکی مخلصین بصد جور عظیم — زور سی اوس مرد حق کو لئیم

مرد حق ہین مفلسی مین بادشاه — حکمران ملک بی فوج و سپاه

پا برہنہ اور فلک زیر قدم — مشتری ہی خلق بی دام و درم

تنگدستی مین غنا بی انتہا — مفلسی مین صاحب جود و سخا

بی زر و بی زور سلطان آپ ہی — بی شراب و جام کی مخمور مست

خالی ہاتھون اور جہان زیر نگین — ابلق دوران ہمیشہ زیر زین

بی زر و بی سیم دارای جہان — بی زر و بی لعل سلطان زمان

بی زر و بی سیم صراف عظیم — مالک دریای بازار و یتیم

خلق ہی خفاش وہ شمس الضحی — ہو سی معلوم اسکا حال کیا

اہل دنیا کور وہ بدر الدجی — حال کیا جانی وہ مہ کی نور کا

اہل دنیا کی ہی ظاہر پر نظر — راز ہی باطن کی وہ ہیں کور و کر

مرد مفلس جانتی ہی جسکو خلق — شیر و شمشیر ہی چھپا در زیر دلق

ہی نظر سے ڈھکی ہی نہ دیکھی تو اگر — اور ہو خورشید تابان ہی بسر

نور سی اوسکی ہین روشن دو جہان — نیم شب تو اوسکو کرتا ہی گمان

جب زیادہ حد سی گذرا انکو تھا ‏/‏ غیب سی آئی یہ ہاتف کی ندا

ای سر شوریدہ سودای عشق ‏/‏ وی دل مجروح خنجرہای عشق

کشتۂ الفت بسینہ خوردہ ‏/‏ رحمت و لذت بشارت بردہ

وی ہدف گاہ تفنگ کربلا ‏/‏ دست و پا بستۂ سنگ جفا

سخت یہ ناپاک ہین اور بے ادب ‏/‏ لایق گردن زدن ہین یہ سب

مرضی تیری ہو تو ہت دریا میں غرق ‏/‏ تو کہی تو خاک کر دی سب کو برق

ہو چکا ہی ظلم اب حد سی سوا ‏/‏ گر ذرا تو ہی لبونکو اپنے وا

محو استغراق سی سر کو نکال ‏/‏ تاکہ ہو معلوم انکو اپنا حال

کس لیے یہ کرتے ہین گستاخی و بلا ‏/‏ تو ہی تو انکو تماشا کچھ دکھا

سنکے یہ شیخ سی بہی ایک آہ ‏/‏ بولا ابراہیم اے میرے الہ

کچھ نہین اس امت کی خطا ‏/‏ کر تا گر انکو بصیرت تو عطا

کیا وہی کیون کرتی ہی نا سزا ‏/‏ فضل سے اپ کرسکے احتراز

راہ مین گر بے بصر کے چاہ ہو ‏/‏ جو نہ روکی اسکو وہ گمراہ ہو

ہر و بینا کو ہے لازم دی بتا ‏/‏ ورنہ گویا اسکا خون اسنی کیا

وہ ہین یا رب یہ مرے عصیاں سے ‏/‏ کچھ نہین ان سے ہین خطا انکی

۱۱۳

ہم جلیسون کو کری میری عید ‏/‏ ہم نشین میرے ...

مناجات

۱۱۴

رکھہ کی ابراہیم کی تجدید مہر — با ہزاران عجز اور سوز و جگر
کر کی تجدید وعد و حمد و ثنا — وردکسی حق مین کی اونکی عطا
رحمت حق نی کیا اینر نزول — نعمت باطن ہوئی اونکو حصول
منکشف دلپر ہوئی اسرار غیب — جلوہ گر ہر ذرہ سی انوار غیب
ہوگیا ہر اک ولی بی بدل — قلب پر چمکا وہ نور لم یزل
دیکھا ابراہیم کا ہی عز و جاہ — عرش سی تا فرش جیدم کی نگاہ
دیکھا اوسکی نور سی پر یہہ جہان — بحر و بر و کوہ و دشت و آسمان
چھپ رہا تھا ابر مین جو آفتاب — اب نظر آنی لگا وہ بی حجاب
ابر جسمانی اگر ہو ایک سو — دیکھہ لی تا بندگی روح تو
جبتلک اسپر ہی یہہ پردا پڑا — وہم و شک مین تو رہیگا مبتلا
ہی وہ خورشید حقیقی بر ملا — پر یہہ کوہ جسم حایل ہی فنا
ابر مین اس جسم کی ہی مستتر — نور حق تابان ہی مانند آفتاب
تو ذرا اس جسم کو جب کسی کہا — دیکھہ اس تنکی کی اوجھل پہاڑ
مرد ہنکر جسم کو پامال کر — تا بجھی وہ نور پاک آوی نظر
مثنوی مولوی معنوی سے — دیکھہ فرمایا ہی ہمکو اسی لی

وہ ہوا ہی فعل ہستی نا بکار
جس سی ہم ہیں سرنگون و شرمسار

اس خطا سی ہم ہیں بیشک ہو شیار
قابل گردن زدنی و کشتنی

جان و تن ہستی کیا تجہ پر فدا
دی ہمین جو کچھ کہ تو چاہی سزا

ہم سراسر خار تو باغ جنان
ہم خس و خاشاک تو گل بیکران

ہم زمین تیرہ ہین تو آفتاب
ہم کتان کہنہ ہین تو ماہتاب

کیا جہان کیا جان کیا سر آنکھین
جنکو تیری سامنی ہو مرتبا

جان جان و ملک جان جان جہان
توہی اور ہم نقش پا ہین بی نشان

ہم ہیچ ہین نیستان مین شیر
ورنہ کیون ہم سعقد ہوتی دلیر

ہمکو صورت پرستی نی کیا
معنی و معنی شناسی سی جدا

صورت ظاہر مین ہر اک ہی بشر
لذت معنی ہی سب مین مستتر

فرق معنی سی ہوا کوئی نبی
اور ہوا کوئی ابو جہل شقی

ہو نہ جبتک سجر معنی مین شنا
تو نہین باطن کا مطلق آشنا

ہی لبان حلقہ تو بیرون در
دلبر حجلہ نشین سی بی خبر

سر نگی سی نہین ہوتا وصال
ہی یہہ خود بینی تیری حجاب بال

تو ہی اور لی من و ما سی ہی
تن رہی تیرا نہ تنہائی رہی

115

برتا ہوا سر دفتر ملک بقا
جو ہوا صحبت مین اونکی باریاب
ہوگیا گر ذرہ ہو او وہ آفتاب
ہوا وہ مہر برج عرفان خدا
مصدر انوار فیضان خدا
او نسی جو کچھ فیض باطن کا ہوا

تو وسواس پہ نشستہ تھی ہجر انگیز
جب ہوا فرد وہین اوسکا ظہور

اوسکی صدق سی مجھی ہی یا خدا
ذوق و شوق و زہد و عرفان کا حضور

لب لباب اس داستان کا یہ کہ اسکو صرف افسانہ نہ سمجھیں اور تعلق معنوی اپنی اپنی نفس پہ منطبق کریں کہ اللہ سی نسبت ہو دنیا سی نفرت ہو

نظم مثنوی کی ہی جو داستان
ہی غرض کچھ اور اس کی درمیان

یہہ کچھ افسانہ نہیں ہی بیخبر
گوش دلکی کھول تو اور غور کر

صورت افسانہ تو پیمانہ ہے
ہیں معانی اوسکی اندر مثل مے

ننگ پیمانہ پہ تو کیا ہی فدا
کر ذرا دریافت مے کا ذائقہ

ہی غلط بینوں کی صورت پر نظر
لذت معنی سی جو ہیں دور تر

ہی یہاں چشم بصیرت جسکی وا
اسکی پڑھنی سی اوسی ہی فیض اٹھا

پڑھیں اس کیسی میں لعل بہا
تو خزف ریزی جنہیں ہی جانتا

تو جبھی کرتا ہی افسانہ خیال
سر سی پا تک ہی بہتر جسکا حال

کرتا ہی سی لطف ای نیک پی
تو ہی ادہم تو ہی ابراہیم ہے

تیغ سرخی پر جو کچھ حاصل ہوا | شل منکو جو ہی وہ مجکو روا

اسطرح اسکی معانی کو سمجھ | مغز و اسرار نہانی کو سمجھ

منکشف ہوں تا کہ اسرار نہاں | صورت افسانہ ہو تا عیاں

ہے یہ توضیح ہر بیت کا مطلب جدا | ظاہری و باطنی مضمون کا

چاہئی لیکن تجھی بہائی عزیز | کچھ سمجھنے کے لئی ہوش و تمیز

تو ہی چوب ناتراشیدہ اگر | تو یہ میری جانکنی ہی بے ثمر

مرد عاقل کو تو اک نکتہ ہی بس | مین کر وقف کیا تو اگر سو دی

مین مگس کو ہی بنا تا ہون ہما | تو اگر سمجھی کہ مین کہتا ہون کیا

جسطرح صنعت سی ملا کر دیا | بیت کی آدم شہر کا قاضی ہوا

حکایت معلم ظریف و فروش ابلہ کی

ایکدن استاد غصہ مین ہوا | لڑکے کو مکتب مین یون کہنی لگا

کرہ خر پیر اگر مین تیری جا | محنت تعلیم کرتا ابہی فقا

تو وہ ہوتا آج یکتا ہی مات | عاقل و دانا و مرد نکتہ دان

اتنی محنت پر میری ای ستمگار | تو رہا ویسا ہی چوب ناتراش

وہ معلم ہے ترا اتش لئیم | جسکو تو سمجھا ہی استاد حکیم

طبع تیری مثل خر کی اے غبی ۔ حب دنیا کی ہے ولدل مین پھنسی
نفس سے تو چاہتا ہے تربیت ۔ غرضین کب ہوتی ہی انسانکی صفت
تھا معلم بسکہ دانا و ظریف ۔ کامل و عیار و طرار و حریف
نفس کے بولا اوس سے سرگشتہ رو ۔ گو کہ مین رکھتا ہون اتنی دستگاہ
ہے لیکن سخت یہہ محنت کا کام ۔ دس برس مین ہوگا اسکا انصرام
چھوڑ دون دنیا کی جب سب کاروبار ۔ انصرام اسکا ہو جب ہی تنہا ساز
تیری خاطر سے یہہ محنت کی قبول ۔ لازم ہی جانیر کی اے فضول
نقد تیرا ہے فلاطون زمن ۔ ہین تیری اعمال و افعال حسن
نفس اور شیطان از راہ دغا ۔ دیتی ہین اندوختہ تیرا اوڑا
سطح کرتی ہین تیری عقل خبط ۔ جس سی ہون پہلی ہی تجہ کو خطا
ہے ولی یہہ شرط آپس مین بیگمان ۔ دو کسی پہ ہو نہ یہہ راز نہان
دوسرے کو گر ہوا معلوم حال ۔ خر کا ہی پھر آدمی بننا محال
سر غیبی جسنی ظاہر کر دیا ۔ ہے وہ مردود جناب کبریا
کیونکہ ہے یہہ سر غیبی مخفی ۔ فاش کرتا راز کا ہی جو شقی
کیجیو کتمان جہانتک ہو سکی ۔ بھید کو پنہان جہانتک ہو سکے

کہتا تہا ہر لحظہ باد ردو لکا — یا خدا او یا خدا او یا خدا
ایلہی سی الغرض وہ ابو ہو — مبتلا غم میں رہا تہا دس برس
دس برس کی بعد وہ نا خوش نظر — پہر گیا دوڑا اوسی ملا کی پاس
دیکہتی ہی اوسکو ملا نی کہا — شکر ہی الحمد للہ ای فتا
لطف حق سی ہوگیا تیار وہ خر — عالم و فاضل ادیب پر ہنر
صورت و شکل و شمائل میں گریا — حق تعالی نی اوسی سب سی جدا
سو مبارکباد تجکو ای رشید — ہو مبارک تجکو فرزند رشید
عید کی دن تہا آیا تو جوان — بادشہ نی ہر کسیکا امتحان
دیکہکر اوسکو عقیل و نکتہ دان — خوش ہوا اوس بہت سمجہا نشان
دی بہی عزت خلعت شاہانہ بہی — کردیا قاضی جونپور کا اوسی
جلد جا تو بہی کہ وہ اوچند روز — مسند عزت کا ہی رونق فروز
تو جو ایسی ایکو سمجہی بہلا — نفس تیرا تجکو دیتا ہی دغا
اسکو کہدینا ہی شیطان لعین — تیرا ثانی کوئی دنیا میں نہیں
اس سی سو خود نما ہی ہی اگر — تو بہی ہی ویسا ہی قاضی ایسا
دین اور دنیا کا ہی تو پیشوا — یعنی تو اک شہر کا قاضی ہوا

119

[illegible]

ہوتی خر سمجہا ہی ہین قاضی ہم
آپکو سمجہا ہی جو مسند نشین
حشر کی خر کی برابر ہی ہین
ہین فضائل سب جہانکی شمار
آپکو کرتا ہی تو قاضی شمار
نفس ہی تیری عقل اور فہم پر

[illegible]

[illegible] ہوتا معلوم ... فایدہ دیکھ ... منفعت ... [illegible] جاتا ہے اور سب کو علم ... دوسرے کا اور ... فایدہ ... ہر شی ... ہزاروں فایدے اوسمین ... ہے [illegible]

زیر کونکی واسطی نادان ہین
احمقونکی ہوشیار انسان ہین

مفلسونکی واسطی ہین مالدار
مالدارونکی لئی مسکین و خوار

آدمی کی واسطی ہی لعل و زر
لعل و زرکیواسطی ہین پیشہ ور

اوسکو اوسکی ساتھہ ہی دلبستگی
اوسکی آسکی ساتھہ ہی پیوستگی

جسکو سب ہی جانتا ہی تو برا
منفعت مین ہی وہ بہتون سی سوا

گر تو دیکہی غور سی ای مرد دین
منفعت سی کوئی شی خالی نہین

خالی حکمت سی نہین فعل حکیم
تیری کج فہمی ہی ای مرد لئیم

اسلئی کہتا ہون تجہی یک نقل
تاکہ آوی اس سی شاید تجہکو عقل

حکایت طبیب کہ کرم نجاست کی پیدایش کو بیفایدہ سمجہا اور اللہ تعالی نی اوسکو تنبیہ کر دیا

تہا کسی جا ایک طبیب بہرہ ور
حاذق و دانا حکیم معتبر

جانتا تہا خوب وہ اسرار طب
ماہر و دانا ہی واقفکار طب

اتفاقا ایکدن بہر ضرور
پاینخانی مین گیا وہ بی شعور

دیکہکر کرم نجاست کو حکیم
دلمین یون کہنی لگا کیا ہی سقیم

لغو کیون تو نی انہین پیدا کیا
کچہ نہین خلقت سی انکی فایدا

[illegible]

۱۳۱

سب یہ ہیں تدبیر ظاہر ہی پر | قدرت اللہ کی ہین کارگر
تو توکل پر مرض کی کر دوا | پردۂ ظاہر دوا ہی ہی شفا
ہی دوا کا حکم بہی سو اوسی | صنعت حق تا کہ ظاہر ہو سبھی
ورنہ کیا تدبیر کیسی ہی دوا | قبضۂ قدرت مین اوسکی ہر شفا
جسکی عاجز تو وہین جا پر مرض | جسطرح کہتا ہی رب العالمین
گر توکل پر دوا ہی ہر مرض | تا کہ ہو باطل نہ حکمت کی غرض
چاہئی تجکو نہ کچہ رد و بدل | مرضی مولی ہی اعلی و اجل
کی بہت سی وہی جب دلسوزیان | قدرت حق سی ہوا اوار دو نا
مرد کہتال غریب و بی نوا | جانتا تہا خوب انکہونکی دوا
دیکہکر اندہی کو وہ بولا اگر | دی مجہی تو پانسو دینار زر
تو کرو نگا مین تیری کور کیا علاج | جس سی بالکل جاوی انکہونکا اعوجاج
پانسو دینار لیکر ایک دوا | اوسنی دی آخر کو انکہونکی لگا
دو گہڑی تو بعد ایسی بہی لگی | بعد اوسکی جب گئی وہ بیکلی
انکہین روشن ہوگئین جیسی چراغ | دل ہوا فرحت سی اوسکا باغ باغ
حالت اصلی سی بہی اوسکی بصر | ہوگئی دم مین زیادہ تیز تر

اب تو مجھسے علم فقہ و فضل اجتہی مطلق ہوا
ہی تو خدمت سب دیا [illegible] و کسی ہوا
جب خدائی تجھکو یہہ منصب دیا و فرزند وا قفا
لو یا قاضی تجھی یہہ مرتب
وہی برس کی اسیدی مانگی دعا
آدمی ہوا یا تبھی تو
علم کی تہو کر اپنا سارا مال و زر
چاہی ہی جو کہ سو لا یا بجا
واہ واہ شاباش تو شہر وفا

سبب گئی برباد میری جان کی
بیقراری گر یہہ وحشت زنی
سمجھا قاضی نی کہ دیوانہ ہی وہ
عقل سے بیگانہ ہے وہ
یہہ جو کہتا ہی سمجھتا ہی کہون

وصل سے قاضی کے اوسکو شاکر | خانۂ ویران کو تو آباد کر
سنکے ملاسے یہہ اوسنے ماجرا | بس وہیں رستا جو پوچھا کالیا
تھا زبس الفت سے اوسکا دل فگار | سنبل و ریحان تہی وہ کی گل خار
تہا اوسے قاضی کا ایسا اشتیاق | سیر گلشن تہا وہ بیچ لا یطاق
اسلئے فرمائی ہین خیر البشر | کرتی ہی الفت بشر کو کور و کر
خانۂ قاضی غرض وہ پوچھکر | رفتہ رفتہ پہنچا آخر اوسکی گھر
دیکھکر دربار اور وہ دھوم دھام | رہ گیا حیران و ششدر مرد خام
فرش تہا دیبا و اطلس کا وہاں | خلق حاضر سکیڑوں پیر و جوان
دست بستہ ایک خدمت گذار | اور کہڑی ہی یکجا نقیب و چوبدار
ہوگئی گم دیکھکر سب عقل و ہوش | رہ گیا حیران و ششدر خرفروش
بولنے کی اور نہ کچھ کہنے کی جا | اک پہر تک وہ کہڑا اکتا رہا
ہوگیا دربار کا جب اختتام | کم ہوئی فی الجملہ اوسکا اژدہام
پوچھا قاضی نے کہ ای مرد گدا | کیا غرض ہی تو یہاں جو ہی کہڑا
کر بیان تو اپنی دلکا مدعا | مقصد قلبی ہی یہاں [illegible]
درد دلسے اسنے رو رو کر کہا | مرحبا تجھکو ہزاروں مرحبا

۱۲۳

ہی اسی آفت مین ہر ایک مبتلا — نفس کی شامت سی ہی بمرد خدا

ہوئی ہی واقع حقیقت اور طور — حرص سی وہ شی نظر آتی ہی اور

آدمی کو کہتا ہی عادت قبیح — پر حماقت سی سمجھتا ہی ملیح

عیب پر اوروں کی کہتا ہی نظر — عیب سی اپنی ہی ہر اک بیخبر

اور کو سمجھا ہی کم فہمی سی خر — ہی خریسی اپنی ہر اک بیخبر

یہہ نہوتا خر تو ملا سی کبھی — خر کو ہوتا نہ ہرگز آدمی

یہہ نہ خر ہوتا تو ملا سی دغا — کہتا کیون اس طرح سی مجکو بتا

نفس اور شیطان کی ترغیب سی — کام جو کرتی ہین اور ہین بیخبر

ہین وہی یہہ خر فروشی کی ہمہ — مکر شیطان دخوار و مبتلا

ہوگی ہینا چار قاضی کیہا — اوڑھ کھڑا ہو یہا لسی اپنی گھر چلا

شور و غل کرنی لگا وہ خر فروش — شرم سی پہر ہو گیا قاضی خموش

تاکہ خلقت مین نہو جنجال کے — مفت کی باتو نمین ہو تجدید کی

خلق مین گر ہو گئی یہہ بات فاش — ہو گئی مشکل پہر یہان کی بودو باش

جب یہہ کرتا عزم تہا خر کا — بیش پا ہوتا وہی پہر ماجرا

احمقی سی ہوتی ہین سب کار سخت — سہل کو کرتا ہی تنگ و تار و سخت

ہوگا جیسے ... ادرو ...
... خدا یار ہی ...
ہوگا کیا اوسوقت میرا حال آہ
ہوگا عجب بیجان آہ
طفل رووی جب ابی جان
پھر ہوکر تو ہوگا ...
جب ہوا اس مثنوی کا اختتام

۱۲۴

[illegible]

خلعت شاہانہ رکھتا ہی صحن ... جسکی بعد ہوتا ہی کفن
پیرہن جسکی ہی عروسانہ تہا ... ہی وہ اوسکی دوش پہ بار
ایک بہی خندہ نہیں ایسا تہا ... ہوشہ کہ یہ ساتھہ جسکی نالہ
ایک گل اسکا نہیں بی خار ... ایک گنج اسکا نہیں بی نیش مار
رنگ و بو پر اسکی جو مفتون ہے ... طفل نابالغ ہی یا مجنون ہے
ہے رحم کی حبس میں جب تک جنین ... درد و رنج و فکر و غم اوسکو نہین
دیکھی جب آنکھوں سی دنیا کی فضا ... دیکھتی ہی خود بخود رونا ہوا
جانتا ہے کہ یہ اوسکو ہی گماں ... سب بہت ارشنی ہی اوسکو
یعنی ... میں یہہ بہوشی ... قطع کی ہی ہیئتی در سر کرالم
تو وہیں کہا یا ہی خون جگر ... طی کیا کس سی مصیبت سی سفر
وسعت دنیا تو ہی بی انتہا ... قطع کیونکہ ہوگی ہی یہہ بحر بلا
کس حطی ہوگی یہہ راہ دراز ... یہہ بجیض خستی ہی بی نیاز
تہا وہ زندان رحم جسکی جا ... تیرہ و تاریک و تنگ و بی صفا
خون حیض گندہ ناپاک جسکی ... ہی غذا ایسی لیسا نجس چیز
تہا مشیمہ جامہ پوشاک لطیف ... گندہ و بو دار ناپاک و کثیف

دریں ایام خیریت انجام مثنوی ... باہتمام ...
باہتمام مطبع محمدی ...
در مطبع دہلی ... باتمام رسید

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.